وبالوالدین احسانا

ہمارے پیارے مرحومین اور

ایصالِ ثواب

اہمیت، ثبوت، حقیقت
فوائد اور طریقہ

مع

پنج سورۃ شریف مترجم

تالیف

حضرت مولانا محمد فضل الرحیم اشرفی صاحب دامت برکاتہم

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر

اقرا اشرفیہ کمپنی (رجسٹرڈ)

40 اردو بازار لاہور فون: 042-37313392

وبالوالدین احسانا

ہمارے پیارے مرحومین اور

ایصالِ ثواب

اہمیت، ثبوت، حقیقت
فوائد اور طریقہ

مع

پنج سورۃ شریف مترجم

تالیف

حضرت مولانا محمد فضل الرحیم اشرفی صاحب دامت برکاتہم

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر

اقرا اشرفیہ کمپنی (رجسٹرڈ)

40 اردو بازار لاہور فون: 042-37313392

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

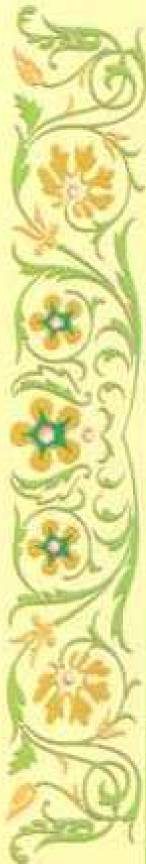
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

ہمارے پیارے مرحومین اور
ایصالِ ثواب

اہمیت، ثبوت، حقیقت، فوائد اور طریقہ

مع

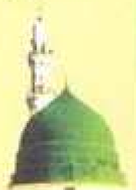
پنج سورۃ شریف مترجم



تالیف

حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی دامت برکاتہم العالیہ

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور



اقرأ اشرفیہ کمپنی (رجسٹرڈ)

دفتر نمبر 7 فرسٹ فلور زیب سنٹر 40 اردو بازار لاہور

موبائل: 0300-4420434, 0333-4125300

فون: +92-42-37313392

E-mail: iqraashrafia@hotmail.com

انتساب

انتساب بنام ہر دل عزیز شخصیت

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی 22 جنوری 2011) بقول

حضرت مولانا **محمد عبید اللہ** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کہ مولانا عبد الرحمٰن اشرفیؒ جامعہ اشرفیہ کی پہلی اینٹ سے آخری

دم تک جامعہ کیلئے سعی فرماتے رہے وہ جامعہ کے نور تھے۔

اللہ تعالی ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔آمین

نام کتاب : **ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب**

مولف : حافظ فضل الرحیم اشرفی نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

صفحات : 160 قیمت : ــــ تعداد اشاعت : 1100ء

تاریخ اشاعت اول : یکم مئی 2011ء - پرنٹر : زیز پرنٹرز ایبٹ روڈ لاہور

ناشر : اقراء اشرفیہ کمپنی لاہور 042-37313392 یوسف گرافکس لاہور 0333-4294391

فہرست

فہرست

پنج سورۃ شریف مترجم

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین

والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محبوب رب العالمین

محترم قارئین کرام! دردمندی سے یہ التماس کر رہا ہوں کہ آنے والی سطور کو تھوڑا سا وقت دے کر توجہ سے پڑھیئے میں نے کوشش کر کے ایصال ثواب سے متعلق قرآن پاک، احادیث، آئمہ اربعہ اور سلف صالحین کے اقوال کو تلاش وجستجو کے بعد اکٹھا کر کے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ خداوند کریم کی ذات پر بھروسہ کر کے تحریر کر رہا ہوں کہ اگر آپ حضرات نے توجہ اور یکسوئی سے چند منٹ نکال کر اس کتاب کو پڑھا تو اس کے فوائد مرنے کے بعد تو ملیں گے ہی لیکن اس موجودہ فانی زندگی میں بھی اس کے فوائد وثمرات آپ کو، آپ کے اہل وعیال کو اور آپ کے کاروبار کو عظیم فوائد سے مالا مال کر دیں گے۔

عرض یہ ہے کہ ہمارے مرحومین جو دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں ان کے لئے اس حدیثِ مبارکہ کو پیش نظر رکھ کر غور کریں کہ ”مرنے والا جو دنیا سے رخصت ہو گیا ہے وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو سیلاب اور دریا میں ڈوبتا ہوا فریاد کرتا ہے۔“ اس طرح مرنے والا بھی قبر میں آپ کی دُعاؤں کا منتظر رہتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی مرحوم کی نیت سے یہ ایک جملہ آپ کی زبان سے ادا

ہو گیا "رَبِّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ" تو یہ ثواب کی شکل میں تبدیل ہو کر جب قبر میں مرحوم کو پہنچتا ہے تو حدیث میں اس کی مثال سونے کے پہاڑوں سے دی جاتی ہے یعنی اگر اُحد پہاڑ سونے کا کسی کو مل جائے تو اتنی راحت اور خوشی نہ ہوگی جتنی مذکورہ کلمات کے ثواب سے مرحوم کو ہوگی۔

حضرات محترم! ہم اپنے کتنے ہی پیاروں کو، محسنین کو، والدین کو، بہن بھائیوں کو قبروں میں پہنچا کر آتے ہیں اور چند دنوں کے بعد ہمارا رویہ اور تعلق ان کے ساتھ ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ ہمارا ان سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ یاد رکھیئے! ہم میں سے ہر ایک نے اسی قبر میں جانا ہے، انہی حالات سے دوچار ہونا ہے، ایک ایک نیکی کے لئے ہم وہاں ترس رہے ہوں گے، اس وقت ہمیں یہ دُعائیں ملتی رہیں جو آج ہم مرحومین کے لئے کریں گے تو پھر ہماری خوشی کی انتہا نہ ہوگی۔ آنے والے صفحات میں انہی باتوں کو تحریر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں اس کاوش میں اپنے عزیز مفتی محمد عثمان غنی سلمہٗ اور حافظ محمد قاسم ضیاء سلمہٗ کے لئے دُعا گو ہوں جنہوں نے پوری توجہ اور کوشش کے ساتھ اس میں تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

محتاجِ دُعا

حافظ فضل الرحیم اشرفی

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

تمہید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ، اَمَّا بَعْدُ

انسان کا اصلی گھر آخرت ہے۔ دنیا پردیس ہے جہاں چند دن زندگی کے گزار کر ہر انسان کو اپنے اصلی وطن کی طرف جانا ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "دنیا میں اس طرح زندگی گزاری جائے جس طرح راہ گزر ہو کہ تھوڑی دیر پڑاؤ کر کے اپنے مقام کی طرف چل دیتا ہے یعنی ہماری مثال ایک مسافر اور راہ گزر کی سی ہے کہ کچھ عرصہ گزار کر وطن اصلی یعنی آخرت کی طرف جانا ہے۔ حضرت خواجہ مجذوب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن | قبر میں ہوگا ٹھکانہ ایک دن
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن | اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
اک دن مرنا ہے آخر موت ہے | کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یعنی دنیا کی زندگی ایک دن ختم ہو جائے گی عقل مند وہی ہے جو عارضی گھر کے بجائے وطن اصلی کو پیشِ نظر رکھے اور دنیا کی زیب و زینت پر

اپنی زندگی کو مت لگائے۔ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا شعر ہے۔

جس دنیا سے ہمیشہ کے لیے جانا   پھر کبھی لوٹ کر نہ آنا
ایسی دنیا سے دل کیا لگانا

زندگی گزارنے کا اصل طریقہ تو قرآن پاک اور سنت رسول کا اتباع ہے ہر وقت اللہ رب العزت کی طلب اور ان کا دھیان رہنا چاہیے، اس سے انسان کا ہر سانس قیمتی جوہر بن جاتا ہے۔ جس سے ہمیشہ ہمیش کی کامیابی اور سعادت حاصل ہو جاتی ہے اور یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جب انسان کی زندگی ختم ہو جاتی ہے تو آخرت کی تجارت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ وقت کو خدائے پاک کی نعمت اور احسان سمجھ کر استعمال کرنا چاہیے آنکھ بند ہوتے ہی وقت ضائع ہونے کا پتہ لگ جائے گا۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ:

"لوگ سوئے ہوئے ہیں جب دار فانی سے انتقال کر جائیں گے تو بیدار ہوں گے۔"

نیز قرآن پاک میں اللہ رب العزت کا ارشاد مبارک ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (النحل:۹۷)

ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب

"جس کا مفہوم ہے کہ جو مومن شخص اچھے عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہم اس کو (دنیا میں) پر لطف زندگی عطا کریں گے اور اس کے اعمال کی وجہ سے آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیں گے۔"

یہاں سے جانے کے بعد حسرت ہوگی مگر وہ حسرت کا موقع نہیں ہوگا اور نہ ہی اس وقت کی حسرت کا کچھ فائدہ ہوگا۔ اس لیے ہمیں آخرت کی تیاری کر لینی چاہیے اور تمام فکروں کو ایک فکر بنا کر یعنی اللہ رب العزت کو راضی اور خوش کرنے کی فکر میں زندگی گزارنی چاہیئے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے دنیا کے غموں کو ایک غم بنا لیا اور وہ ہے آخرت کا غم تو اللہ رب العزت اس کے دنیاوی غموں کے لئے کافی ہو جائیں گے اور جس نے دنیا کے تمام غموں کو اپنے اوپر سوار کر لیا تو حق تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔

میرے عزیز دوستو! جو لوگ زندہ ہیں ان کے اعمال کا سلسلہ تو جاری ہے اور وہ کچھ نہ کچھ نیکی کر کے اپنی آخرت کو سنوارنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں مگر ہمارے وہ مرحومین جو دنیا سے جا چکے ہیں ان کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اس حقیقی وطن (آخرت) میں صرف نیک اعمال ہی کام آئیں گے جو انہوں نے اپنی زندگی میں کئے تھے یا ان کے عزیز و

اقارب اور رشتہ دار ان کے جانے کے بعد کوئی نیکی کا کام کر کے ان کو ایصالِ ثواب کا سلسلہ جاری رکھیں گے وہ کام آئے گا باقی دنیا کا مال ومتاع کچھ کام نہ آئے گا۔

اگر آج ہم نے تھوڑا سا وقت نکال کر اپنے مرحومین کے لئے استغفار، ایصالِ ثواب اور مالی صدقات کرنے کا اہتمام کیا تو پھر نیکی کا بدلہ نیکی کے قانون کے مطابق "هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ" ہمارے انتقال کے بعد ہمارے لیے بھی ایصالِ ثواب کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ جس کی ہمیں اس وقت اشد ضرورت ہوگی۔

نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق جو بندہ عام مؤمنین اور مؤمنات کے لئے ہر روز اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی دُعا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا جن کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کی برکت سے دنیا والوں کو رزق ملتا ہے لہٰذا اس انتہائی مصروف زندگی میں دن کا آغاز اور رات سونے سے پہلے کم از کم ایک دفعہ سورۃ الفاتحہ اور تین دفعہ سورۃ الاخلاص پڑھ کر اپنے مرحومین کو اور تمام اُمت مسلمہ کو ایصالِ ثواب کر دیا جائے اور ان کی بخشش و مغفرت کی دُعا کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین



ہمارے پیارے مرحومین اور ایصالِ ثواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایصالِ ثواب اور اس کی اہمیت

حدیث مبارکہ میں ایصالِ ثواب کی اہمیت:

مرحومین کے حق میں ایصالِ ثواب کی اہمیت کس قدر ہے اس کا اندازہ نبی اکرم ﷺ کے ذیل میں دیئے گئے ارشادات کی روشنی میں لگایا جا سکتا ہے۔

1. نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ مرحومین اپنے ماں باپ بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب کی طرف سے ایصالِ ثواب کے ایسے منتظر ہوتے ہیں جیسے کوئی شخص دریا میں ڈوب رہا ہو اور مدد کے لئے کسی کا منتظر ہو۔

(مشکوٰۃ:206)

2. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ وفات پا چکی ہیں اور وہ وفات کے وقت کچھ وصیت کرنا چاہتی تھیں لیکن نہ کر سکیں میرا خیال یہ ہے کہ اگر وہ اس موقع پر کوئی گفتگو کر سکتیں تو صدقہ کرنے کی وصیت کرتیں۔ تو کیا میں اب ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو ثواب ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ضرور ملے گا۔ (بخاری شریف)

3 حضرت ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک بنو سلمہ کا ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا میرے والدین کے لیے کوئی ایسی نیکی ہے جس کا ثواب ان کو مرنے کے بعد پہنچتا رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ان کی طرف سے نفل نماز پڑھو۔ ان کے حق میں استغفار کرو۔ ان کے وعدوں کو پورا کرو۔ (ابوداؤد شریف)

4 حدیث شریف میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ رب العزت جنت میں بندے کا درجہ بلند فرمائیں گے تو بندہ عرض کرے گا یاالٰہی! مجھے یہ درجہ کیسے ملا، ارشاد ہوگا تیرے بیٹے کے استغفار کرنے کی وجہ سے۔ (طبرانی شریف)

5 ایک حدیث میں ہے جب آدمی جنت میں داخل ہوگا تو اپنے والدین اور بیوی بچوں کے بارے میں پوچھے گا کہ وہ کہاں ہیں، تو اس سے کہا جائے گا کہ وہ لوگ تیرے مرتبہ اور تیرے عمل کو نہیں پہنچے، وہ شخص کہے گا کہ یارب میں نے اپنے لئے بھی اعمال کئے تھے اور ان کے لئے بھی۔ چنانچہ ان کو بھی اس کے ساتھ لاحق کردینے کا حکم دے دیا جائے گا۔
(روح المعانی ۲۷/۳۲)

6 ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نیکی یعنی

دوہری نیکی یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ماں باپ کے لئے بھی نماز پڑھے اور اپنے روزہ رکھنے کے ساتھ ان کے لیے بھی روزہ رکھے اور اپنے لیے خیرات کرنے کے ساتھ ان کے لئے بھی خیرات کرے، یعنی نفلی نماز، روزہ اور صدقات کا ثواب بخشے۔ (تفسیر مظہری)

7 حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرتا ہے اللہ تعالیٰ دوزخ سے اس کے والدین کے لئے نجات لکھ دیتے ہیں اور اس شخص کے لئے بھی حج کامل کا ثواب لکھتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

8 حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو لوگ دنیا سے جاچکے ہیں ان کے لئے سورۃ یٰسین پڑھ کر دُعا کیا کرو۔
(ابن ابی شیبہ ۳/۲۳۷)

9 ایک حدیث میں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری اُمت ایسی اُمتِ مرحومہ ہے کہ گناہ اپنے ساتھ قبروں میں لے جائے گی اور قبروں سے بے گناہ ہو کر نکلے گی۔ مؤمن اس کے لیے دُعائے مغفرت کریں گے جس کی وجہ سے وہ گناہوں سے خالص پاک ہوجائے گی۔ (تفسیر مظہری)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (اسی حدیث مبارکہ کی وجہ سے) فرماتے تھے کہ عالم برزخ مؤمنین کے لئے نعمت ہے (کہ وہاں گناہ دُھل جائیں گے)

ایک عجیب واقعہ:

قاضی ابوبکر بن عبدالباقی الانصاری سلمہ بن عبید سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حماد نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک رات میں مکہ مکرمہ کے ایک قبرستان میں جا پہنچا اور وہاں ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا، اچانک خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ اہل قبرستان مختلف گروہوں میں حلقہ بنائے بیٹھے ہیں میں نے کہا کیا قیامت قائم ہوگئی ہے، انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ہمارے بھائیوں میں سے ایک شخص نے سورۃ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب ہمیں بخشا ہے لہٰذا اب ہم لوگ ایک برس سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کے ثواب کو آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔ (نور الصدور فی شرح القبور)

10 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی شخص سے یہ کہا کہ تم میں کوئی شخص اس کی ذمہ داری لے سکتا ہے کہ میری طرف سے دو رکعت یا چار رکعت فلاں مسجد میں پڑھ لے اور کہہ دے کہ یہ ابوہریرہ کی طرف سے ہے۔ (ابوداؤد شریف)

فائدہ: اس روایت سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اس کا ثواب سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ملے۔

11 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کیا تو اس نے ان کے ذمہ سے حج ادا کر دیا اور اسے دس حج کرنے کے برابر اجر ملے گا۔ (مسند امام احمد ۳۱۲/۱)

ایمان افروز واقعہ:

تفسیر رازی میں "صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" کی تفسیر کے ضمن میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک قبر پر ہوا دیکھتے ہیں کہ ایک مردے کو عذاب ہو رہا ہے پھر دوبارہ اس قبر پر سے گزر ہوا تو دیکھا کہ اس پر سے عذاب ٹل گیا ہے۔ آپ حیران ہوئے اللہ رب العزت سے سوال کیا یہ کیا ماجرا ہے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور آج اس کا بیٹا پہلے دن مدرسہ گیا ہے اور اس نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا ہے مجھے شرم آتی ہے کہ اس کا بیٹا قرآن پڑھ رہا ہو یعنی یہ پڑھ رہا ہے کہ اللہ رحمان و رحیم ہے اور میں اس کو عذاب دوں۔

مذکورہ بالا احادیث کو بار بار پڑھیے، غفلت کو دور کیجئے اور ایصالِ ثواب کو اپنے یومیہ معمولات میں شامل کیجئے۔

مسئلہ: آئمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عبادات وصدقات کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جا سکتا ہے۔

مسئلہ: فرائض اور واجبات کا ثواب پہنچانا منع ہے البتہ نفل کاموں، نفل نمازوں، تلاوت، تسبیحات اور دوسرے غیر واجب اعمال کا ثواب پہنچانا جائز ہے۔ (شامیہ)

ایصالِ ثواب اور اس کا ثبوت

قرآن پاک سے ایصالِ ثواب کا ثبوت:

اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر مرحومین کے لئے دُعا و استغفار کرنے کا حکم دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایصالِ ثواب کرنے اور مرحومین کے لئے دُعائے بخشش و مغفرت کرنے کی بڑی اہمیت ہے اور مرحومین کو اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے اس سلسلہ میں کچھ آیات نقل کی جاتی ہیں۔

① اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○ (بنی اسرائیل: ۲۴)

اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے اپنے والدین کے لیے دُعا کرنے کا حکم دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دُعا کرنا ثابت ہے۔

② وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ (المؤمن: ۷)

''اے ہمارے پروردگار ہر چیز پر آپ کی رحمت اور

علم وسیع ہے۔ آپ ان لوگوں کو معاف کر دیں جو توبہ کرتے ہیں اور آپ کے راستے پر چلتے ہیں اور اُن کو جہنم کے عذاب سے بچائیے۔''

نبی اکرم ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک ایصالِ ثواب کرنے پر تمام مسلمانانِ عالم کا عمل رہا ہے۔ مرحومین کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے اور ان کی ارواح کو سکون و اطمینان ملتا ہے اور اس سے ان کے درجات میں بلندی ہوتی ہے۔ قربان جائیے دین اسلام پر کہ آپ اپنی اولاد کو نمازی بنائیں تو وہ ہر نماز میں ''رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ'' پڑھیں گے اور والدین کے لیے ایصالِ ثواب اور دُعا ہوتی رہے گی۔

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من اعتقد ان الانسان لا ينفع الا بعمله فقد خرق الاجماع وذلك باطل۔ (حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین: ۶/ ۲۸)

''جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ ہر شخص کو صرف اپنے ہی عمل کا فائدہ ہوتا ہے دوسرے کے عمل کا نہیں تو یہ صحیح نہیں ہے اور پوری اُمت کے عمل کے خلاف ہے۔''

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کہ میت کو ایصالِ ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اس کو فائدہ ہوتا ہے۔''

ایصالِ ثواب اور اس کی حقیقت

ایصالِ ثواب کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی نیک عمل کیا جائے اور وہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبول ہو جائے پھر اس پر جو ثواب عمل کرنے والے کو ملے وہ اس کی نیت کر لے کہ میں نے اس کا ثواب فلاں زندہ یا مرحوم کو بخش دیا۔

تین باتیں:

ایصالِ ثواب کی حقیقت معلوم ہونے سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔

اول: ایصالِ ثواب ایسے عمل کا کیا جاتا ہے جس پر خود کو ثواب ملنے کی توقع ہو لہذا جو عمل خلاف شرع اور خلاف سنت کیا جائے اس کا ثواب نہ خود عمل کرنے والے کو ملتا ہے مزید یہ کہ گناہگار ہوتا ہے اور نہ دوسرے کو کوئی فائدہ ہوتا ہے۔

دوم: ایصالِ ثواب زندہ اور مردہ دونوں کو ہوسکتا ہے مثلاً دو رکعت نفل پڑھ کر اس کا ثواب اپنے والدین عزیز و اقارب اور بزرگان دین کو ان کی زندگی میں بھی بخشا جاسکتا ہے اور مرنے کے بعد بھی بخشا جاسکتا ہے۔

فتاوی شامی میں ہے۔

لا فرق بين ان يكون المجعول له ميتا اوحيا والظاهر انه لا فرق بين ان ينوى به عند الفعل للغير او يفعله لنفسه ثم بعد ذلك يجعل ثوابه لغيره۔

''جس کو ثواب بخشا جائے وہ وفات پا چکا ہو یا زندہ ہو اور اسی طرح اگر پہلے اپنے لئے ثواب کی نیت کرے اور بعد میں دوسرے کے لئے کرے یا شروع ہی سے دوسرے کے لئے نیت کرے ہر طرح جائز ہے۔'' (فتاوی شامی)

سوم: جس عمل کا ثواب کسی کو بخشنا ہو تو اس عمل کے کرنے سے پہلے اس کی نیت کر لی جائے یا عمل کرنے کے بعد دُعا کر لی جائے کہ حق تعالی اس عمل کو قبول فرما کر اس کا ثواب فلاں صاحب کو عطا فرما دیں۔

میرے بڑے بھائی حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب رحمہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ) حرمین شریفین سے واپس لوٹے تو گفتگو کے دوران کسی کو فرمانے لگے'' کہ میں نے حرم شریف میں جو قرآن پاک ختم کیا ہے اس میں سے ایک پارے کا ثواب تمہارے ابا جی کو ہدیہ کرتا ہوں۔''

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے (میت کو) دفنانے کے بعد سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات اور آخری آیات پڑھنے کی وصیت کی اور مزید فرمایا کہ کوئی بھی نیکی دُعا، استغفار، نماز، روزہ، حج،

تلاوت وغیرہ پڑھ کر دوسروں کو ثواب پہنچایا جاسکتا ہے، خواہ زندہ کو کیا جائے یا مردہ کو کیا جائے۔ (الروض المربع:۱/۱۵۳)

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا) فرماتے تھے کہ میرے والد ماجد نے میرے ختم قرآن کے موقع پر فرمایا کہ میرے والد مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے کہا کہ میں نے قرآن پاک آپ کو اپنے لئے حفظ کروایا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ میرے لئے مرنے کے بعد قرآن پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں گے۔ حکیم الاسلام قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد مولانا احمد نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ ہر روز ایک پارہ پڑھ کر اس کا ثواب اپنے والد ماجد مولانا محمد قاسم نانوتوی کو نہ کیا ہو اور یہی معمول حکیم الاسلام قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی رہا۔

مرحومین کے لئے قبر میں نیکیوں کے طباق:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے فرماتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس گھر میں کوئی مرجائے پھر گھر والے اس مرنے والے کے لئے خیرات کریں تو جبرئیل علیہ السلام نور کے ایک طباق میں اس کو لے کر میت کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر کہتے ہیں اے گہری قبر والے یہ تحفہ ہے جو تیرے گھر والوں نے تجھے بھیجا ہے اس کو لے لے اس

طرح وہ تحفہ لے کر قبر میں جاتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور اس کے برابر والے جن کو کچھ نہیں بھیجا جاتا وہ غمگین ہوتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان میں جائے پھر سورۃ یٰسین پڑھے تو اس کی برکت سے اللہ رب العزت ان مُردوں سے عذاب ہلکا کردے گا اور اس قبرستان کے مردوں کی تعداد کے موافق پڑھنے والے کے لئے نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ (تفسیر مظہری)

علامہ عبدالحق الاشبیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مردہ ہدیہ وغیرہ قبول کرنے کا زندوں سے بڑھ کر منتظر اور خواہش مند ہوتا ہے کیونکہ زندہ شخص ہدیہ میں کوئی عیب نکال سکتا ہے جبکہ مردہ کسی بھی چیز کو حقیر نہیں سمجھتا۔

فائدہ: ذرا تصور کریں کہ ایصالِ ثواب کی برکت سے مرحومین کتنے خوش ہوتے ہیں اور پروردگار عالم ہماری اس نیکی کا بدلہ جو ہم ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

"هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ"

کے ساتھ کئی گنا بڑھا کر ہمیں عطا فرمائیں گے جس کا کوئی حساب نہیں ہوگا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جس شخص کے ماں باپ نے حج

نہ کیا ہوتو وہ ان کی طرف سے حج کرلے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کے ماں باپ آزاد ہو جائیں گے اور آسمان میں ان کی روحوں کو بشارت دی جائے گی اور اللہ رب العزت کے ہاں اس کو بھی ماں باپ کے ساتھ نیک لکھا جائے گا۔
(تفسیر مظہری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان میں داخل ہو پھر سورۃ الفاتحہ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مکمل) اور سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مکمل) اور سورۃ التکاثر (اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ مکمل) پڑھے اور کہے کہ اے اللہ میں نے جو تیرا کلام پاک پڑھا ہے اس کا ثواب اس قبرستان کے مؤمن مردوں اور عورتوں کو بخش دیا ہے تو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں وہ مردے اس کی شفاعت کریں گے۔ (تفسیر مظہری)

فائدہ: ان مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب ایک حقیقت ہے اور اس سے مرحوم کو خوشی ہوتی ہے اور مرحوم کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کس نے میرے لیے ایصال ثواب کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صراحت کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے ایصالِ ثواب میت کو یہ کہہ کر پیش کرتے ہیں کہ یہ تمہارے گھر والوں کا تمہارے لئے تحفہ ہے۔ نیز ایصالِ ثواب کرنے والے کو بھی برابر کا فائدہ ہوتا ہے اور اس کی شفاعت کئے جانے کا بھی ذریعہ ہو جاتا ہے۔

ایک عجیب واقعہ:

حضرت علامہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ ایک بزرگ کا قبرستان سے گزر ہوا انہوں نے دیکھا کہ قبرستان میں مردے کوئی چیز چن رہے ہیں جبکہ ایک شخص آرام سے کرسی پر بیٹھا ہوا ہے آپ کو بہت حیرت ہوئی آپ نے ان سے پوچھا کہ آپ کو ضرورت نہیں تو انہوں نے کہا کہ میں بہت بڑا سرمایہ دار ہوں کیونکہ میرا بیٹا ہر روز قرآن پاک پڑھ کر ثواب بخشتا ہے اس لیے مجھے ضرورت نہیں۔ پھر ایک دن بزرگوں کا دوبارہ اسی قبرستان سے گزر ہوا تو آپ نے پھر مُردوں کو کوئی چیز چنتے ہوئے دیکھا ان میں وہ شخص بھی شامل تھا جو کرسی پر آرام سے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے پوچھا آج آپ ان کے ساتھ کیوں مصروف ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ میرے بیٹے کا انتقال ہوگیا ہے اور میرے لیے اب کوئی ایصالِ ثواب کرنے والا نہیں ہے اور مجھے ثواب کی ضرورت ہے اس لیے چُن رہا ہوں۔ ان بزرگوں نے شہر میں جا کر پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ واقعی ان کے بیٹے کا انتقال ہوگیا ہے جو دکان پر بیٹھا سارا دن قرآن مجید کی تلاوت کرتا رہتا تھا۔

قبرستان میں فاتحہ اور دُعا کا طریقہ

قبرستان میں داخل ہو کر پہلے اہل قبرستان کو سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَنَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔

”اے صاحب ایمان لوگوں کی بستی کے رہنے والو تم پر سلامتی ہو اور ہم بھی تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ اور اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔“

ایک دوسری حدیث میں سلام کے الفاظ یہ بھی آتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (ترمذی شریف)

”اے اہل قبرستان تم پر سلامتی ہو اللہ رب العزت ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔“

اگر مذکورہ الفاظ یاد نہ ہوں تو السلام علیکم کہنا بھی کافی ہے پھر جس قدر ممکن ہو ان کے لئے دُعا و استغفار کرے اور قرآن مجید پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے اور جس خاص میت کے پاس جانا مقصود ہو تو اس کے پاؤں کی طرف سے چہرے کے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے اور جس قدر میسر ہو تلاوت کر کے ایصالِ ثواب کرے اور دُعا مانگے۔

قبرستان میں جا کر ایصالِ ثواب کرنا:

قبرستان میں جا کر ایصالِ ثواب کرنا حدیث رسول ﷺ سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ جو شخص قبرستان میں جائے وہ وہاں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ اخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھے۔ پھر نیت کرے کہ میں نے جو کلام پاک پڑھا ہے اس کا ثواب اس قبرستان کے مؤمن مردوں اور عورتوں کو بخش دیا تو وہ ان کو پہنچ جاتا ہے اور وہ اس کی شفاعت کرتے ہیں۔ خود آنحضرت ﷺ بھی قبرستان میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور مُردوں کے لئے استغفار اور بخشش کی دُعا مانگتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات میرے ہاں تشریف لائے اور رات کے آخری حصہ میں آپ ﷺ جنت البقیع (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے گئے اور فرمایا! اے اس گھر کے مومنو! السلام علیکم...... تم کو وہ کچھ مل گیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور اس کا باقی حصہ کل یعنی قیامت کے بعد کے لئے مؤخر کر دیا گیا ہے، ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں، یا اللہ بقیع غرقد والوں کے گناہ معاف فرما۔

(مسلم شریف۔ کتاب الجنائز)

ایصالِ ثواب کرنے کے فوائد:

قبرستان میں جا کر ایصالِ ثواب کرنے کے بہت سے فوائد ہیں مثلاً اس سے جہاں مُردوں کو فائدہ ہوتا ہے وہاں جانے والے کو بھی فائدہ ہوتا ہے کیونکہ وہاں جانے سے استحضارِ موت (موت کی یاد) اور دنیا کی بے ثباتی کی طرف دھیان اور توجہ بڑھتی ہے۔

قبرستان میں جا کر ایصالِ ثواب کرنے سے مردے کو ایصالِ ثواب کرنے والے سے اُنس ہوتا ہے اور یہ بات اولیاء اللہ کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ عام مسلمانوں کو بھی اس سے اُنس ہوتا ہے۔

کیا مرنے والے سنتے ہیں؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، مفسرین اور تمام علمائے دین اس بات پر متفق ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنے مزاروں میں سنتے ہیں اور یہی عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت ہے اور اسی پر پوری اُمت کا اجماع ہے، البتہ عام مُردوں کے سماع (سننے) کا مسئلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ ہی سے مختلف فیہ رہا ہے البتہ اکثر کا نظریہ یہ ہے کہ عام مُردوں کے لیے بھی فی الجملہ سماع (سننا) ثابت ہے۔ (احکام القرآن للتھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

نیل الاوطار میں ہے۔

ان الاموات انما هم احياء في قبورهم يسمعون قراءتنا ودعاءنا۔

"جو دنیا سے جا چکے ہیں وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ہماری تلاوت اور دُعاؤں کو سنتے ہیں۔" (نیل الاوطار ۴/۲۵)

کیا مرنے والے دیکھتے ہیں؟

جو لوگ قبرستان میں جاتے ہیں مُردے ان کو دیکھتے ہیں اور ان کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کون ہے اور مزید یہ کہ ان کو سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "نور الصدور فی شرح القبور صفحہ 112" میں چند احادیث نقل کی ہیں ملاحظہ ہوں۔

1. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی جان پہچان والے مسلمان بھائی کی قبر پر جاتا ہے اور سلام کرتا ہے تو مردہ اس کو پہچانتا ہے اور محبت کرتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے اور اگر اس کو نہیں پہچانتا تب بھی خوش ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

2. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو رزین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا قبرستان کی طرف سے آنا جانا ہوتا ہے تو جب میں وہاں پہنچوں تو مجھ کو کیا کہنا چاہیئے آپ ﷺ نے فرمایا جب تم قبرستان

میں جاؤ تو یہ کہا کرو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ (ترمذی شریف)

''اے اہل قبرستان تم پر سلامتی ہو اللہ رب العزت ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔''

ابو رزین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارا سلام مردے سنتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں مگر تم نہیں سن سکتے۔

3 جب آنحضرت ﷺ جنگ اُحد سے واپس ہونے لگے تو شہیدوں کی قبروں پر گئے اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ اللہ کے پاس زندہ ہو۔ پھر اصحاب سے فرمایا کہ ان شہیدوں کی زیارت کرتے رہو، اور سلام کرتے رہو، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب کوئی شخص ان کو سلام کرتا ہے تو وہ ضرور جواب دیتے ہیں۔

4 حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ اُحد کے شہیدوں کی زیارت کی آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ تیرا بندہ اور نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ شہید ہیں اور جو شخص ان کی زیارت کرے گا تو یہ اس کے سلام کا جواب دیں گے۔ حضرت عطاف کہتے ہیں کہ میری خالہ

نے شہداء اُحد کی زیارت کی ان کے ساتھ دو غلام سواری کے جانور کی خدمت کے لئے تھے، انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور شہداء اُحد کو سلام کیا اور سلام کا جواب شہیدوں سے سنا اور یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم تم کو پہچانتے ہیں۔

5 ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال شہداء اُحد کی زیارت کرنے کو جایا کرتے تھے، جب قبر کے پاس پہنچتے تو بلند آواز سے کہتے تھے

''سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ''

''تم پر صبر کرنے کی وجہ سے سلامتی ہو کس قدر آخرت کا گھر اچھا ہے۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہر سال شہداء اُحد کی زیارت کو جایا کرتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی جاتے تھے۔ حضرت فاطمہ خزاعیہ کہتی ہیں کہ میں اپنی بہن کے ساتھ شہداء اُحد کی زیارت کو گئی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس جا کر کہا۔

''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ''

''سلام ہو تم پر اے رسول اللہ ﷺ کے چچا۔''

قبر سے آواز آئی۔ وَعَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

''اور تم پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔''

قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا:

قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا جائز ہے اور حدیث رسول ﷺ سے ثابت ہے ''امداد الفتاویٰ'' میں حکیم الاُمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار کی عبارت ''ثُمَّ یَدْعُوْ قَآئِمًا'' کے تحت فرماتے ہیں کہ اس سے دُعا کا جائز ہونا ثابت ہوا اور ہاتھ اٹھانا مطلقاً آدابِ دُعا سے ہے پس یہ بھی درست ہوا لہٰذا قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر اللہ کے دربار میں دُعا مانگنا جائز ہے البتہ جن علاقوں میں قبر پر ایسے لوگ ہوں جو قبر والوں سے مرادیں مانگتے ہوں تو اس علاقے میں ان کے ساتھ مشابہت کی بنا پر ہاتھ نہیں اٹھانے چاہییں تا کہ ان کے عقیدے کو تقویت نہ ہو۔ (امداد الفتاویٰ)

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور ''مفسر تفسیر معارف القرآن'' ومصنف کتاب ''سیرت المصطفیٰ ﷺ'' جب قبرستان تشریف لے جایا کرتے تھے تو ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگتے تھے۔

تدفین کے بعد ایصالِ ثواب اور اجتماعی دُعا کرنا:

تدفین کے بعد ایصالِ ثواب کرنا اور اجتماعی دُعا مانگنا جائز ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو قبر پر ٹھہرتے پھر فرماتے کہ اپنے

بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کی ثابت قدمی کی دُعا مانگو کیونکہ اس وقت اس سے سوال ہو رہا ہے۔ (ابوداؤد: ۲/۱)

یہی وجہ ہے کہ دفنانے کے بعد سنت یہ ہے کہ ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات اور دوسرا شخص پاؤں کی جانب کھڑا ہو کر سورۃ بقرہ کی آخری آیات تلاوت کرے۔ (طبرانی: ۱۳۶۱۳)

قبر کے کچھ حالات:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مومن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے آؤ اور تشریف لاؤ یہ تیرا ہی گھر ہے تو ان سب میں میرے نزدیک زیادہ محبوب تھا جو میری سطح پر چلتے تھے۔ آج جب میں تیری خادم بنائی گئی ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے تو میرا معاملہ اپنے ساتھ دیکھے گا پھر حد نظر تک وہ قبر اس پر کشادہ کر دی جاتی ہے اور جنت کی طرف سے اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گھڑوں میں سے ایک گھڑا ہے۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

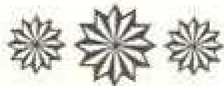
ارشاد فرمایا کہ جب مردہ دفن ہوتا ہے تو دو فرشتے سیاہ رنگ نیلگوں چشم اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ تو یوں کہے گا پھر ستر ہاتھ چوڑی اور ستر ہاتھ لمبی اس کی قبر کھلی کر دی جاتی ہے پھر وہ قبر منور کر دی جاتی ہے پھر وہ شخص کہتا ہے کہ مجھ کو چھوڑ دو کہ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان سب کو خبر کر دوں وہ کہتے ہیں کہ دولہا کی طرح سو جاؤ جس کو وہی شخص بیدار کرتا ہے جو اس کے متعلقین میں سب سے زیادہ محبوب ہے یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے وہ لوگوں کی واپسی کے وقت ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اگر وہ مومن ہو تو نماز اس کے سرہانے آجاتی ہے اور زکوۃ اس کی داہنی طرف آجاتی ہے اور روزہ اس کے بائیں طرف اور جو خیر نیکی اور احسان لوگوں کے ساتھ کیا تھا وہ پیروں کی جانب آجاتا ہے پھر اگر

سرہانے کی جانب سے عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ میری طرف سے جگہ نہیں ملے گی پھر پیروں کی طرف سے آتا ہے تو امور خیر اور نیکی و احسان کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے بھی جگہ نہ ملے گی۔

لہٰذا دُعا ہے اللہ تعالیٰ سارے انسانوں کو قبر میں پیش آنے والے حالات و واقعات کی جوابدہی کے لیے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری قبر کی منزلیں آسان کرے۔ آمین

دفن کے بعد کچھ دیر قبر کے پاس کھڑا ہونا اور مرحوم کی ثابت قدمی کے لیے دُعا کرنا مسنون ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے اور خود جناب نبی اکرم ﷺ دفنانے کے بعد مرحوم کی ثابت قدمی کے لیے دُعا کیا کرتے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی اکرم ﷺ کسی میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو کچھ دیر وہاں کھڑے ہوتے اور فرماتے کہ تمام لوگ اپنے بھائی کے لیے استغفار کریں اور اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دُعا کریں۔ (ابوداؤد۔ ۱:۹۵)



ایصالِ ثواب اور اُس کا طریقہ

شریعت میں ایصالِ ثواب کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے بلکہ تمام قسم کی عبادات کا ثواب خواہ وہ بدنی ہوں مثلاً نماز، روزہ، حج، ذکر و تلاوت یا مالی ہوں مثلاً صدقات، خیرات دوسروں کو پہنچایا جا سکتا ہے۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایصالِ ثواب کا طریقہ:

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ادب یہ ہے کہ کچھ پڑھ کر علیحدہ صرف حضور اکرم ﷺ کی روح مبارک کو ثواب بخش دیا کرو اگرچہ زیادہ کی ہمت نہ ہو مثلاً تین بار سورۃ الاخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) مکمل پڑھی تو ایک کلام مجید کا ثواب پہنچ جائے گا۔

حضرت فرماتے ہیں کہ میں جو کچھ روز مرہ پڑھتا ہوں اس کا ثواب حضور اکرم ﷺ کو اور تمام صحابہ کرام اور تمام انبیاء و صلحاء اور عام مسلمین و مسلمات کو جو مر چکے ہیں یا موجود ہیں یا آئندہ پیدا ہوں گے سب کو بخش دیتا ہوں اور کسی خاص موقع پر کسی خاص مُردے کے لئے بھی علیحدہ پڑھ کر بخش دیتا ہوں۔

سمجھ لینا چاہئے کہ ایصالِ ثواب کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

اول یہ کہ دوسرے کو محتاج اور ضرورت مند سمجھ کر ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔
دوم یہ کہ دوسرے کے احسانات کی وجہ سے ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

حضور اقدس ﷺ کے لئے ایصالِ ثواب کرنا:

آنحضرت ﷺ اور دوسرے اکابر جن کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں اور احسان شناسی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کے حق میں کوئی ہدیہ پیش کریں ظاہر ہے کہ ان کی خدمت میں ایصالِ ثواب کے سوا اور کیا ہدیہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ اور دوسرے اکابرین اُمت کو ایصالِ ثواب دوسری صورت کو پیشِ نظر رکھ کر کیا جاتا ہے تاکہ ان کے ساتھ ہمارے تعلق و محبت میں اضافہ ہو جائے اور اس کی برکت سے ہماری سیئات کا کفارہ ہو جائے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی مزدور پر بادشاہ کے بہت احسانات ہوں اور وہ اپنے تقاضائے محبت کی بنا پر کوئی ہدیہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہے اور بادشاہ از راہ کرم اس کا ہدیہ قبول فرما کر اسے مزید انعامات سے نواز دے۔ یہاں ہدیہ بادشاہ کی ضرورت نہیں بلکہ خود اس فقیر کی ضرورت ہے چنانچہ ہمارا آپ ﷺ اور دیگر اسلاف اُمت کو ایصالِ ثواب کرنا ہماری اپنی ضرورت کے پیشِ نظر ہے۔

آپ ﷺ کیلئے ایصالِ ثواب کرنا احادیث سے ثابت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ دو مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اور فرماتے تھے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کیا کروں۔ یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سال سے اُمت کے لاکھوں لوگ حضور ﷺ کے لئے قربانی کرتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمرہ کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو حضور اقدس ﷺ نے آپ سے فرمایا! اے میرے چھوٹے بھائی ہمیں اپنی دُعا میں نہ بھولنا اور ایک روایت میں ہے کہ بھائی جان اپنی دُعا میں ہمیں شریک رکھنا۔ (ابوداؤد: ۲/۲۱۰)

ایصالِ ثواب کے لئے اجتماعی قرآن خوانی کا حکم:

جمہور کے نزدیک مرحوم کو قرآن کریم کا ثواب پہنچتا ہے اس لیے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بلاشبہ درست ہے البتہ اجتماعی طور پر قرآن خوانی اور مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب کرنے کی درج ذیل شرائط کے ساتھ گنجائش ہے۔

1. اجتماعی قرآن خوانی اور ایصال ثواب کرنے کو ضروری نہ سمجھا جائے۔

2. اس عمل سے لوگوں کے اعتقاد کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔
3. جولوگ قرآن خوانی میں شریک ہوں ان کا مقصد محض رضائے الٰہی ہو۔
4. قرآن خوانی میں شریک نہ ہونے والوں پر طعن وتشنیع نہ کی جائے۔
5. قرآن پاک کی تلاوت صحیح کی جائے جلدی پڑھنے کی وجہ سے غلط سلط نہ پڑھا جائے۔
6. قرآن خوانی کسی معاوضہ پر نہ ہو ورنہ قرآن پڑھنے والے کو ثواب نہیں ہوگا۔
7. قرآن پاک دکھلاوے اور ریاکاری کے لئے نہ پڑھا جائے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ اجتماعی قرآن خوانی میں اگر مذکورہ بالا امور کا لحاظ ہو تو گنجائش ہے ورنہ جائز نہیں مکروہ اور بدعت ہے۔

کیا ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کمی آتی ہے؟

ایصالِ ثواب کرنے سے ثواب پہنچانے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی اور جن کے لئے ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے سب کو برابر برابر ثواب ملتا ہے۔ فتاوٰی شامی میں لکھا ہے:

"الافضل لمن يتصدق نفلا ان ينوی لجميع المؤمنين ولا ينقص من اجره شيئا"

"بہتر یہ ہے کہ جو شخص بھی نفلی صدقہ کرے وہ سب مسلمانوں کے لئے نیت

کرے اور اس سے اس کے اجر میں کمی نہیں آئے گی۔" (فتاوی شامی)

اور یاد رہے کہ جس طرح مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اسی طرح زندوں کو بھی کرنا جائز ہے اور ان کو ثواب پہنچتا ہے حدیث پاک میں ہے کہ آپ ﷺ نے تمام اُمت کی طرف سے ایک مینڈھے کی قربانی کی تھی یعنی ثواب تمام اُمت کو بخشا تھا۔

مشترکہ طور پر ایصالِ ثواب کرنا:

اگر کسی عبادت کا ثواب کئی اشخاص یا پوری اُمت کو بخشا جائے تو شرعاً یہ جائز ہے البتہ اس صورت میں ہر ایک کو پورا پورا ثواب ملے گا یا سب میں تھوڑا تھوڑا تقسیم ہوگا، قرآن وسنت میں اس کی کوئی صراحت نہیں ہے لیکن اللہ رب العزت کی ذات سے امید ہے کہ سب کو برابر ثواب ملے گا۔

مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص سورۃ فاتحہ پڑھ کر مُردوں کو بخشے تو وہ بخشا ہوا تقسیم ہوتا ہے یا ہر ایک کو پوری سورۃ فاتحہ کا ثواب ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہر ایک کو پورا ثواب ملے گا اور یہی قول خدا تعالیٰ کے عام فضل کے شایان شان ہے اور یہی توقع رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو پورا پورا ثواب دے گا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ جیسا مجھ سے اعتقاد رکھتا ہے میں اس کے

حق میں ویسا ہی ہوتا ہوں۔ (فتاوی رحیمیہ)

مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار ہو اس کو ثواب پہنچتا ہے:

مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار ہو اس کو ایصالِ ثواب کیا جائے تو اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اللہ رب العزت اس کی وجہ سے اس کے درجات کو بھی بلند فرماتے ہیں۔ البتہ کافر کو ثواب نہیں پہنچتا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/۲۲۵)

ایصالِ ثواب کے لئے کسی خاص چیز کا صدقہ ضروری نہیں:

ایصالِ ثواب کے لئے کسی خاص چیز کا صدقہ ضروری نہیں بلکہ جو چیز بھی ہو خواہ روپوں کی شکل میں ہو یا ان کے علاوہ کوئی چیز ہو تب بھی اتنا ہی ثواب پہنچے گا، اسی طرح مرد عورت کی بھی کوئی تخصیص نہیں بلکہ جس محتاج کو بھی دے دیا جائے ثواب میں کمی بیشی نہ ہوگی البتہ نیک اور دین دار کو دینے کا زیادہ ثواب ہے۔

خود ثواب حاصل کرنے کے لئے صدقہ جاریہ کا اہتمام کرنا:

ہر شخص اپنے لئے آخرت کے ثواب کا سامان خود بھی کر سکتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد یا مدرسہ وغیرہ بنا دے اور یاد رہے کہ یہ صرف جائز ہی نہیں بلکہ بہتر اور افضل ہے کہ آدمی اپنی زندگی میں اپنے لئے ذخیرہ آخرت جمع کرنے کا اہتمام کرلے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/۲۲۰)

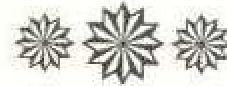
حدیث شریف میں ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہوجاتے ہیں مگر تین چیزوں کا ثواب اس کو پہنچتا رہتا ہے۔

① صدقہ جاریہ۔ ② ایسا عمل جس سے نفع حاصل کیا جائے۔

③ نیک اولاد جو اس کے لئے دُعا کرے۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

اگر اپنے والدین، عزیز رشتہ داروں اور اہل وعیال کو ثواب پہنچانا مقصود ہو تو پڑھنے کے بعد اس طرح کہیں۔ اے اللہ! میں نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا ثواب میرے والدین اور اہل وعیال کو پہنچا دے۔ آمین۔ اگر سب مسلمانوں کو مشترک ایصالِ ثواب کرنا ہو تو یوں کہیں اے اللہ! جو کچھ میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب تمام مسلمان مردوں عورتوں کو پہنچا دے جو زندہ ہیں ان کو بھی اور جو مرحومین ہیں ان کو بھی اور جو آئندہ قیامت تک پیدا ہونگے ان کو بھی پہنچا دے اور اسی طرح تمام انسانوں کو اور جنوں کو بھی پہنچا دے۔ آمین



ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب

ایصالِ ثواب کرنے کا آسان طریقہ

"سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھنا اور ان کے علاوہ ذکر و اذکار کرنا نیکی ہے تلاوت کا کرنا نیکی ہے اور اس کے پڑھنے کے بعد اس کا ثواب دوسرے کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کسی غریب کی مدد کرنا نیکی ہے اس کا ثواب بھی دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے۔

درج ذیل چند امور جن کی فضیلت آنحضرت ﷺ نے بیان کی ہے ایصال ثواب کے سلسلہ میں ان کا خصوصی طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

① سورۃ فاتحہ

تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب دو قرآن کے برابر ہے۔ (تفسیر مظہری)

② آیۃ الکرسی

چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (مسند احمد)

③ سورۃ یٰسین

ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب دس قرآن کے برابر ہے۔ (حدیث)

④ سورۃ القدر

چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (مسند احمد)

⑤ سورۃ الزلزال

دومرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف)

⑥ سورۃ العادیات

دومرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (تفسیر مواہب)

⑦ سورۃ التکاثر

ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب ہزار آیتوں کے برابر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

⑧ سورۃ الکافرون

چارمرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف)

⑨ سورۃ النصر

چارمرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف)

⑩ سورۃ الاخلاص

تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری شریف)

نوٹ: ذکر کردہ تمام مبارک سورتوں کو آپ کی سہولت کے لیے اس کتاب کے آخر میں درج کردیا گیا ہے تلاوت کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔



کون سی سورۃ پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

سورۃ فاتحہ:

اس سورۃ کے کل حروف 122 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے لہٰذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	1220=10×122
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	36,600=30×1220
سال بھر کی کل نیکیاں	4,39,200=12×36600
	چار لاکھ انتالیس ہزار دوسو

سورۃ یٰسین:

سورۃ یٰسین کے کل حروف (3000) تین ہزار ہیں قرآن وحدیث کے قانون کے مطابق ہر حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے لہٰذا:

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	30,000=10×3000
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	90,00000=30×30000
سال بھر کی کل نیکیاں	2,28,00000=12×90,00000
	دو کروڑ اٹھائیس لاکھ

سورۃ القدر:

اس سورۃ کے کل حروف 111 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے لہٰذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	1110=10×111
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	33,300=30×1110
سال بھر کی کل نیکیاں	3,99,600=12×33300
	تین لاکھ ننانوے ہزار چھ سو

سورۃ الزلزال:

اس سورۃ کے کل حروف 158 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے لہٰذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	1580=10×518
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	47,400=30×1580
سال بھر کی کل نیکیاں	5,68,800=12×47400
	پانچ لاکھ اٹھاسٹھ ہزار آٹھ سو

سورۃ العادیات:

اس سورۃ کے کل حروف 165 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے لہٰذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	1650=10×615
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	49,500=30×1650
سال بھر کی کل نیکیاں	5,94,000=12×49500
	پانچ لاکھ چورانویں ہزار

سورۃ التکاثر:

اس سورۃ کے کل حروف 122 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے لہٰذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	1220=10×122
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	36,600=30×1220
سال بھر کی کل نیکیاں	4,39,200=12×36600
	چار لاکھ اُنتالیس ہزار دو سو

سورۃ الکافرون:

اس سورۃ کے کل حروف 98 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے لہٰذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	980=10×98
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	29,400=30×980
سال بھر کی کل نیکیاں	3,52,800=12×29400
	تین لاکھ باون ہزار آٹھ سو

سورۃ النصر:

اس سورۃ کے کل حروف 88 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے لہٰذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	880=10×88
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	24,400=30×880
سال بھر کی کل نیکیاں	3,16,800=12×24400
	تین لاکھ سولہ ہزار آٹھ سو

سورۃ اخلاص:

سورۃ اخلاص کے کل حروف 51 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے لہٰذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	510=10×51
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	15,300=30×510
سال بھر کی کل نیکیاں	1,83,600=12×15300
	ایک لاکھ تراسی ہزار چھ سو

ذکر کردہ تمام سورتوں کو روزانہ پڑھیں اور اپنے مرحومین کو ایصال ثواب کر دیں۔

ایصالِ ثواب کے متعلق دستور العمل

مذکورہ صفحات کے پڑھنے کے بعد اب میں موجودہ حالات میں ایک مسلمان کے لئے دستور العمل بتا رہا ہوں کہ وہ کس طرح ایصال ثواب کرے اور کس چیز کا ایصال ثواب کرے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ایصالِ ثواب کو یومیہ معمول بنائیں اور درج ذیل چیزیں روزانہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کر دیا کریں۔

1. سورۃ فاتحہ 1 مرتبہ، سورۃ اخلاص 3 مرتبہ اور سورۃ یٰسین 1 مرتبہ پڑھیں اور ایصالِ ثواب کر دیں۔

2 نوافل اشراق، چاشت، اوابین پڑھیں اور ایصالِ ثواب کر دیں۔

3 سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں اور ایصالِ ثواب کر دیں۔

مالی ایصالِ ثواب:

مسجد، مدرسہ تعمیر کروانا، طلباء و طالبات کے تعلیمی وظائف دینا، قرآن کریم فی سبیل اللہ وقف کرنا اور دینی کتب چھپوا کر تقسیم کرنا، قربانی کرنا، حج بدل کرنا، کنواں یا نلکہ لگوانا، مریضوں کے لئے ادویات مہیا کرنا، بے سہارا اور یتیموں کی مدد کرنا صدقہ وخیرات کرنا۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد مولانا محمد یاسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آخری وقت میں فرمایا تھا اور حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل کیا ہے فرمایا کہ محمد شفیع تم قرآن مجید پڑھ کر تو ایصالِ ثواب کر لیتے ہو اس کی تو مجھے امید ہے تم اہتمام کرو گے لیکن کچھ صدقہ وخیرات کے ساتھ بھی اپنے بزرگوں کا تعاون کرنا چاہیئے۔

فائدہ: بدنی یا مالی عبادت کا ثواب زندوں، مُردوں اور پوری اُمت مسلمہ کو بھیجا جا سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ والدین کے انتقال کے بعد ان کے دوست احباب سے میل جول رکھنا یہ بھی والدین کو خوشی دینے کے مترادف ہے۔

درج ذیل اعمال کو بھی روزانہ کا معمول بنائیں

درج ذیل پانچ دُعاؤں کو اپنی روزانہ کی دُعاؤں میں شامل کر لیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

''اے میرے پروردگار میری، میرے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما دیجئے۔'' (ابراہیم:۴۱)

رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ○ (بنی اسرائیل:۲۴)

''اے میرے پروردگار میرے والدین پر رحم فرما، جیسے انہوں نے میری بچپن میں پرورش کی۔''

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ ○

''اے میرے پروردگار میری اور تمام مؤمن مرد اور عورتوں کی بخشش فرما۔''

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ...... (الحشر:۱۰)

''اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔''

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَ لِمَشَائِخِنَا وَلِاِخْوَانِنَا وَلِمَنْ لَّهٗ مَنٌّ عَلَیْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ

سَمِيْعٌ مُّجِيْبُ الدَّعَوَاتِ ۔

"اے اللہ ہماری، ہمارے والدینؒ، ہمارے اساتذہ اور ہمارے مشائخ اور ہمارے بھائیوں کی بخشش فرما اور جن کا ہم پر احسان ہو ان کی بھی مغفرت فرما اور تمام مومنین مردوں عورتوں کی اور تمام مسلمین مردوں، عورتوں کی چاہے ان میں سے زندہ ہوں یا مرے ہوئے سب کی مغفرت فرما۔ بے شک آپ دُعاؤں کے قبول کرنے والے ہیں۔"

ترمذی شریف میں ہے کہ جو شخص 10 مرتبہ یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو چار کروڑ نیکیاں عطا فرمائیں گے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (ترمذی شریف)

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور نہ کوئی ان کا شریک ہے وہ بے نیاز ہیں نہ ان کی بیوی ہے اور نہ کوئی ان کی اولاد ہے اور نہ کوئی ان کے برابر ہے۔"

نوٹ: مذکورہ کلمات پڑھ کر اس کا ثواب مرحومین کو کر دیا جائے۔

ایک منٹ میں چار قرآن کا ثواب بخشیں:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر تم بارہ (12) مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھو تو تم کو چار قرآن کا ثواب ملے گا۔

فائدہ: یہ ایک منٹ کا وظیفہ ہے جس میں 12 مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی جا سکتی ہے، یہ کتنا بڑا انعام ہے جو آنحضرت ﷺ کے صدقہ میں ہمیں ملا۔ آخر کوئی بات تو تھی کہ بنی اسرائیل کے انبیاء کرام اللہ کے آخری نبی ﷺ کی اُمت میں ہونے کی دُعا مانگا کرتے تھے۔ میں قارئین کرام سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ایک منٹ کا یہ یومیہ ایصالِ ثواب کا تحفہ یعنی بارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر صرف رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں روزانہ بھیج دیا کریں۔ مجھے اُمید ہے کہ قبر کی تنہائی اور تاریکی میں جب یہ سوال کیا جائے گا کہ آنحضرت ﷺ کے بارے میں اپنا عقیدہ واضح کرو تو کیا عجب کہ نبی کریم ﷺ فرما دیں کہ اس سے میرے بارے میں کیا عقیدہ پوچھتے ہو یہ تو ہر روز چار قرآن کا ہدیہ مجھے بھیجتا تھا۔ لہٰذا اس کی قبر کو منور کر دو۔

کلمہ طیبہ کا ورد رکھیں اور ایصالِ ثواب کریں:

کلمہ طیبہ کی عظیم برکات و فوائد ہیں، علماء و مشائخ نے خواب و کشف میں اس کے بڑے فائدے دیکھے ہیں، بخشش کیلئے بڑا مجرب ہے۔

"مرقاۃ" میں ہے کہ شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ مجھے رسولِ خدا ﷺ کی یہ روایت پہنچی ہے کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جس کے لئے پڑھا جائے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔ زندگی میں ایک مرتبہ 70 ہزار مرتبہ کلمہ ضرور پڑھ لینا چاہیے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے بزرگ 70 ہزار کے کئی وظیفے پڑھ کر رکھ لیتے تھے اور اپنے مرحومین اور اُمت مسلمہ کو بخشتے تھے۔ (اصلاحی مواعظ۔۲/۱۳۲)

درود شریف کثرت سے پڑھیں اور ایصالِ ثواب کریں:

درود پاک کا ورد رکھیں اور اس کا ایصالِ ثواب کرتے رہیں ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کیا میری ایک بیٹی انتقال کر گئی ہے اور میں اس کو خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عشاء کے بعد چار رکعت نماز اس طرح ادا کرو کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ التکاثر پڑھو اور نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہوئے سو جاؤ اس عورت کا بیان ہے کہ میں نے یہ عمل کیا اور خواب میں اپنی اس بیٹی کو سخت سزا اور عذاب میں دیکھا کہ وہ جہنم کا لباس پہنے ہوئے ہے اور اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ پیروں میں جہنم کی بیڑیاں ہیں۔ اگلے دن سارا واقعہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیان کیا۔ آپ نے ان کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اسی رات حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خواب میں دیکھا۔ جنت میں تخت پر نور کا تاج پہنے ہوئے جلوہ افروز ہے اس نے عرض کیا اے حسن بصری آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں اس عورت کی بیٹی ہوں جو گزشتہ کل آپ کے پاس آئی تھی۔ آپ نے پوچھا کہ یہ مقام آپ کو کس طرح ملا ہے۔ اس نے کہا کہ ہم ستر ہزار لوگ جہنم کے عذاب میں تھے۔ اچانک ایک نیک شخص کا اس قبرستان سے گزر ہوا اس نے ایک مرتبہ درود پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو جہنم سے نجات دے دی۔ (القول البدیع فی شفاعۃ النبی ﷺ)

نماز حاجت پڑھیں اور ایصالِ ثواب کریں:

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض میں یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ نمازِ حاجت ہزار حاجتوں کے واسطے ہے اور یہ نماز حضرت خضر علیہ السلام نے کسی عابد کو سکھلائی تھی جس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔

دو رکعت نفل نماز حاجت اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون "قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" مکمل دس بار پڑھے، اور

دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" مکمل گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر سجدہ میں جائے اور دس بار درود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ○

اور دس بار یہ تسبیح پڑھے۔

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"

اور دس بار یہ دُعا پڑھے۔

"رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔"

اس کے بعد اپنی حاجت مانگے۔

حکیم ابوالقاسم فرماتے ہیں کہ میں نے اس عابد کے پاس قاصد بھیجا کہ مجھ کو یہ نماز سکھا دے انہوں نے بتلا دی میں نے پڑھ کر اللہ رب العزت سے علم وحکمت کی دُعا کی، اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت عطا فرمایا اور ہزار حاجتیں میری پوری ہوئیں۔ حکیم ابوالقاسم فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو

پڑھنا چاہے وہ شب جمعہ میں غسل کرے اور پاک کپڑے پہنے پھر اپنی حاجت کے پورا ہونے کی نیت سے یہ نماز پڑھے ان شاءاللہ وہ حاجت پوری ہوگی جس کے لئے اس نے نماز پڑھی۔ (اعمال قرآنی:۱۴۸)

میری آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مرحومین کے ایصالِ ثواب کی نیت سے آپ اس نماز حاجت کا بھی اہتمام کریں اور ان کی بخشش ومغفرت کی دُعا کریں۔

اس کے علاوہ رات سونے سے پہلے یا صبح فجر کی نماز کے بعد ایصال ثواب کا ضرور کوئی نظم کیا جائے کم از کم سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر ایصال ثواب کیا جائے۔ اکابرین اور اسلاف کی وصایا اور نصائح میں یہ بات مشترک ملی ہے کہ ہر ایک نے اپنے متعلقین اعزاء واقرباء اور احباب کو نصیحت کی کہ ان کے مرنے کے بعد انہیں اپنی دُعاؤں اور ایصالِ ثواب میں ضرور شامل کیا جائے۔ خداوند کریم سے دُعا ہے کہ ہمیں غفلت سے باہر نکالے اور ایصالِ ثواب کا عادی بنائے۔

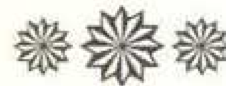
امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عالم برزخ بلاشبہ مسلمانوں کے حق میں بڑی نعمت ہے کہ مرنے والے کے اپنے اعمال کا سلسلہ تو ختم ہو جاتا ہے لیکن احباب کی دُعائیں اور ایصالِ ثواب اس تک پہنچتا رہتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ آج اگر ہم دوسروں کے لئے ایصالِ ثواب اور صدقہ جاریہ کریں گے تو جب ہم قبر میں جائیں گے تو خداوند کریم ہمارے لیے بھی صدقہ جاریہ اور ایصالِ ثواب کا نظم فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

قارئین کرام! انتہائی دردمندی سے عرض کرتا ہوں ہم اپنے بزرگوں، محسنوں، اساتذہ، والدین اور دوستوں کو دنیا سے جانے کے بعد اتنی جلدی بھلا دیتے ہیں جیسے ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں رہا سارے رشتے منقطع ہو گئے ہیں، یہ کیسی بے وفائی ہے، جس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

ایصالِ ثواب کب اور کیسے کریں:

ایصالِ ثواب کے لئے کوئی دن، وقت، مہینہ یا تاریخ مقرر نہیں ہے اور نہ ہی شرعاً اس کا کوئی ثبوت ہے اس کے لئے کوئی خاص طریقہ یا عمل بھی شریعت سے ثابت نہیں پس جب چاہیں جس وقت چاہیں قرآن پاک پڑھ کر یا نفلی نماز پڑھ کر یا صدقہ خیرات کر کے یا کوئی ذکر و تسبیح پڑھ کر اپنے مرحومین کو یا پوری امت مسلمہ کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔



ہمارے پیارے مرحومین اور ایصالِ ثواب

مرنے کے بعد مرحومین کی باہمی ملاقات اور گفتگو

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو خدا کے مرحوم بندے اس طرح آگے بڑھ کر اس سے ملتے ہیں جیسے دنیا میں کسی خوشخبری لانے والے سے ملا کرتے ہیں پھر ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ ذرا اس کو مہلت دو کہ سانس لے کیونکہ دنیا میں یہ بڑے غم و مصائب میں مبتلا تھا۔ پھر اس کے بعد وہ سوالات کرتے ہیں کہ فلانے شخص کا کیا حال ہے کہ کیا اس نے نکاح کر لیا ہے۔ پھر اگر ایسے شخص کا حال پوچھ بیٹھتے ہیں جو اس سے پہلے مر چکا ہے اور اس نے کہہ دیا کہ وہ تو مجھ سے پہلے مر چکا ہے تو انا للہ پڑھ کر کہتے ہیں کہ بس اس کو اس کے ٹھکانے یعنی دوزخ کی طرف لے جایا گیا سو وہ جانے کی بھی بری جگہ ہے اور رہنے کی بھی بری جگہ ہے۔ اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے اعمال تمہارے رشتہ دار اور خاندان والوں کے سامنے جو کہ آخرت میں ہیں پیش کیے جاتے ہیں اگر عمل نیک ہوا تو خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ یہ آپ کا فضل و رحمت ہے اپنی یہ نعمت

اس پر پوری کیجئے اور اسی پر اس کو موت دیجیے اور ان پر گنہگار کا عمل بھی پیش ہوتا ہے پھر وہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے اللہ اس کے دل میں نیکی ڈال جو تیری رضا اور قرب کا سبب ہو جائے۔

التماس: خدا کے لیے ہر شخص جو حیات ہو اسے ایسے اعمال کرنے چاہیں جن سے اس کے عزیز و اقارب میں سے رحلت کر جانے والوں کو خوشی ہو۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو اس کی (فوت شدہ) اولاد عالم ارواح میں اس طرح اس کا استقبال کرتی ہے جیسے کسی باہر گئے ہوئے شخص کا واپسی پر استقبال کیا جاتا ہے۔

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے تو عالم ارواح میں پہنچنے کے وقت اس کے اہل و اقارب جو پہلے مر چکے ہیں اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور وہ اس سے مل کر اور یہ ان سے مل کر اس مسافر سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنے گھر آتا ہے۔

التماس: خدارا جو شخص حیات ہو اور اس میں زندگی کی کوئی رمق باقی ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی والے اعمال اختیار کرنے چاہیں جن سے عزیز و اقارب میں رحلت کر جانے والوں کو خوشی اور راحت ہو اور ایسے اعمال سے بچنا لازم ہے جن سے ان کو ناراضگی ہو اور خود اس شخص کے لیے تباہی و بربادی کا ذریعہ بن سکتے ہوں۔

متفرق مسائل

عورتوں کے لئے زیارت قبور کا حکم:

قبروں کی زیارت کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے بلکہ خود احادیث میں اس کی ترغیب آئی ہے، حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا (صحیح مسلم)

"میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس اب تم قبرستان جایا کرو۔"

چنانچہ اگر عورتیں شرعی ضوابط کی پابندی کریں اور پردے وغیرہ کا اہتمام کر کے محض (اپنے مرحومین کی) زیارت کی غرض سے جائیں تو اس کی بھی گنجائش ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

"والاصح ان الرخصة ثابتة لهن بحر وقال الخير الرملي ان كان ذلك لتجديد الحزن والبكاء والندب على ما جرت به عادتهن فلا تجوز و عليه حمل الحديث لعن الله زائرات القبور"

"صحیح قول یہ ہے کہ عورتوں کو قبرستان جانے کی اجازت ہے البتہ اگر اس سے مقصود چیخ و پکار ہو تو پھر جائز نہیں ہے اور جس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے قبرستان میں جانے سے منع کیا ہے وہ اسی صورتحال کی وجہ سے ہے۔"

قبر پر دوبارہ مٹی ڈالنا:

قبر اگر بیٹھ جائے تو اس کی دوبارہ اصلاح کرنا اور اس پر مٹی ڈالنا جائز ہے حدیث پاک میں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر کے پاس سے گزرے تو قبر کے اوپر سے ایک پتھر ہٹا ہوا تھا تو آنحضرت ﷺ نے اس کو صحیح کر کے رکھا۔ (فتاوی خانیہ ۲/۱۷۰)

البتہ کسی معین تاریخ یا معین عید ہی کو (جا کر قبر کی اصلاح وغیرہ) کرنا اور اس کو لازمی سمجھنا جائز نہیں ہے۔ (امداد الفتاوی ۱/۲۰۶)

اہل میت کو کھانا پہنچانا:

اقرباء اور پڑوسیوں کے لئے مستحب یہ ہے کہ اہل میت (یعنی جس گھر میں فوتگی ہوگئی ہو) کے لئے ایک دن اور ایک رات کا کھانا تیار

کر کے بھجوائیں، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو فرمایا کہ "جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کیا جائے کیونکہ وہ غمزدہ ہیں۔" (ترمذی: ۱/۱۹۵)

مرحوم کے لئے تعزیتی جلسوں کا اہتمام کرنا:

تعزیت کا مطلب ہے کہ اہل میت کو تسلی دینا اور ان کے غم میں اپنی شرکت کا اظہار کرنا، اور اس کے ساتھ ساتھ حدیث میں ہے کہ مرحوم کا ذکر بالخیر یعنی اس کی اچھائیوں کا تذکرہ کرتے رہنا چاہیئے لہٰذا اگر کوئی تعزیتی پروگرام مذکورہ بالا مقاصد کے لئے ہو اور مرحوم کی تعریف میں بے جا مبالغہ نہ کیا جائے تو تعزیتی پروگراموں کا اہتمام کرنا بھی جائز ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/۲۶۱)

عذاب قبر میں کمی اور نزع کی آسانی کے لئے وظیفہ:

عذاب قبر دور کرنے کے لئے سونے سے پہلے سورۃ الملک پڑھنے کا اہتمام کیا جائے اور نزع کی آسانی کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

"اے اللہ موت کے وقت پیش آنے والی سختی پر ہماری مدد و نصرت فرما۔"

سوگ وتعزیت کا حکم:

اعزاء واقرباء کو تین دن سے زائد سوگ کرنا جائز نہیں۔ ہاں عورت پر اپنے شوہر کے ایامِ عدت تک سوگ کرنا جائز ہے۔ باقی منہ نوچنا، کالے کپڑے پہننا اور بین کرنا تو بہر حال سخت منع ہے۔ اعزاء واقرباء سے اظہار ہمدردی کرنا، ان کو تسلی و دلاسہ دینا اور اس طرح ایک بار تعزیت کرنا مستحب ہے بلکہ مسنون ہے اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔ تعزیت کرنے والے کو حسب ذیل کلمات کہنے چاہئیں۔

اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَ اَحْسَنَ جَزَآءَکَ وَغَفَرَ مَیِّتَکَ۔

یعنی ”اللہ تعالیٰ تمہیں بڑا اجر اور اچھی جزا دے اور تمہاری میت کو بخشے۔“

ایصالِ ثواب کا حکم:

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ مُردے پر پہلی رات سے زیادہ اور کوئی سخت رات نہیں آتی سو تم اپنے مُردوں پر خیرات کر کے رحم کرو۔ اسی طرح اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں جن میں ایصالِ ثواب کی ترغیب وتحریض دلائی گئی ہے۔ ایصالِ ثواب میں کسی کو اختلاف نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ الغرض مرحوم کو کچھ پڑھ کر ثواب پہنچانا یا کھانا کھلا کر اس کا ثواب بخشنا بہر حال مستحسن اور جائز فعل ہے۔

مستحقوں کو گھر پر دینا اور اس کا ثواب مرحومین کو پہنچانا ہر طرح درست ہے خواہ گھر پر ہو یا قبرستان میں، ملک میں ہو یا بیرون ملک، مشرق میں ہو یا مغرب میں، پہلے دن ہو یا دوسرے، تیسرے دن، بیسویں دن ہو یا چالیسویں دن اور سال میں ہو یا دو سال میں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایصالِ ثواب بغیر تخصیص اوقات کے ہر طرح جائز ہے اور مرحوم کو ثواب پہنچتا ہے۔

معمولات کی تلافی کیسے کی جائے؟

جو شخص درج ذیل یہ دُعا ایک مرتبہ رات کو پڑھے تو دن کے تمام اذکار و اوراد کی کمی پوری کر دی جاتی ہے اور جو شخص صبح پڑھے تو رات کے اوراد و اذکار کی کمی پوری کر دی جاتی ہے۔ (صحاح ستہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ ○ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا ط وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ ○ (سورۃ الروم: آیات ۱۷، ۱۸، ۱۹)

فائدہ: صبح وشام ان آیات کو پڑھ لیا کریں تا کہ دن رات کے معمولات کی کمی پوری ہو جایا کرے۔

باپ کی نیکی کا اولاد کو فائدہ

جس طرح اولاد کی دُعاء کا فائدہ ماں باپ کو پہنچتا ہے اسی طرح ماں باپ کی نیکی کا فائدہ اولاد کو بھی پہنچتا ہے اور یہ فیض رسانی صرف دُنیا ہی میں نہیں بلکہ آخرت میں بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ جل شانہ حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ کے سلسلہ میں گرتی دیوار کا تذکرہ کرتے ہیں۔ وہ اس کی منہ بولتی دلیل ہے۔

وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۝ (الکھف:۸۲)

”اور جو دیوار تھی سو دو یتیم لڑکوں کی تھی اس شہر میں۔ اور اس کے نیچے مال گڑا تھا ان کا، اور ان کا باپ نیک تھا، پھر تیرے رب نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور مال کو نکالیں جو مدفون تھا یہ تیرے رب کی رحمت ہے۔“

امام ابی محمد الحسین بن مسعود رحمہ اللہ البغوی المتوفی ۵۱۶ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ اس میں اشارہ ہے کہ ان یتیم بچوں کے مدفون خزانے کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام سے اس لئے کرائی تھی کہ ان یتیم بچوں کا باپ کوئی مرد صالح اللہ کے نزدیک مقبول تھا۔ اس لئے اللہ نے اس کی مراد پوری کرنے اور اس کی اولاد کو فائدہ پہنچانے کا یہ انتظام فرمایا تھا۔

موصوف مزید لکھتے ہیں۔

محمد بن منذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کی نیکی اور بھلائی کی وجہ سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد اور اس کے خاندان کی اور اس کے آس پاس کے مکانات کی حفاظت فرماتے ہیں۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ باپ کی نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے ان دو یتیموں کے مال کی حفاظت کی گئی۔

باپ کی نیکی کا آخرت میں فائدہ:

ایک طرف باپ کی نیکی سے اولاد کو دنیا میں اللہ تعالیٰ فائدہ پہنچا رہا ہے تو دوسری طرف باپ کے نیک اعمال کے باعث اولاد کو جنت کے بلند

درجات سے سرفراز فرما رہا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۝

(الطور:۲۱)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کی اولاد کو بھی (درجہ میں) ان کے ساتھ شامل کر دیں گے اور ان کے عمل میں سے کچھ بھی کم نہیں کریں گے۔"

مفسر شہیر امام ابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم، لطف و رحم اور اپنے احسان اور انعام کا بیان فرماتا ہے کہ جن مؤمنین کی اولاد بھی ایمان میں اپنے ماں باپ کی راہ پر چلی یعنی اولاد بھی ایماندار تھی لیکن جس قدر اعلیٰ درجہ کے اعمال صالحہ بڑے بزرگوں کے تھے ان جیسے تو ان کے اعمال نہ تھے۔ کچھ کم تھے تو اللہ تعالیٰ ان کی نیکی کا بدلہ بڑھا چڑھا کر انہیں بھی ان کے بڑوں یعنی باپ دادا کے درجے میں پہنچا دے گا۔ تاکہ بڑوں کی آنکھیں چھوٹوں کو اپنے پاس

دیکھ کر ٹھنڈی رہیں اور چھوٹے بھی اپنے بڑوں کے پاس ہشاش بشاش رہیں۔ چھوٹوں کے اعمال میں اضافہ ان کے بزرگوں کے اعمال میں کمی سے نہیں کیا جائے گا بلکہ محسن و مہربان خداوند قدوس اپنے معمور خزانوں میں سے عطا فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ اس آیت کی تفسیر میں یہی فرماتے تھے اور ایک مرفوع حدیث میں بھی یہ مضمون وارد ہوا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر ؓ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب جنتی شخص جنت میں جائے گا اور وہاں اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کو نہ پائے گا تو دریافت کرے گا کہ وہ کہاں ہیں؟ جواب ملے گا وہ تمہارے مرتبہ تک نہیں پہنچے۔ (یعنی وہ بھی جنت میں ہیں مگر ان کا درجہ کم ہے) وہ شخص کہے گا باری تعالیٰ میں نے جو نیک اعمال کئے تھے وہ اپنے لئے اور ان کے لئے بھی کئے تھے۔ چنانچہ حکم دیا جائے گا اور انہیں بھی ان کے درجے میں پہنچا دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ کی ایک روایت میں ہے بڑی اولاد یعنی بالغ اولاد کو ان کے ایمان کی وجہ سے والدین کے درجہ کو پہنچا دیں گے اور جنتیوں کے چھوٹے بچے جو بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے وہ بھی ان کے پاس پہنچا دیئے جائیں گے۔

جس طرح دنیا میں آدمی چاہتا ہے کہ بیوی بچے سب اکٹھے رہیں اسی طرح انہیں جنت میں بھی اکٹھا کر دیا جائے گا اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے کریں گے اور باپ کے نیک عمل کی وجہ سے بیٹے کو بلند درجہ عطا کر دیا جائے گا لیکن باپ کے اعمال میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

نیک ہمسایہ آخرت میں کام آتا ہے:

دنیا میں نیک لوگوں کے پاس رہائش اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اچھا ہمسایہ روزِ محشر انسان کے کام آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا نیک ہمسایہ آخرت میں کچھ کام آتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا دنیا میں کام آتا ہے؟ سائل نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ دنیا میں کام آتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح آخرت میں بھی کام آتا ہے۔



ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب

وصیت نامہ

انسان جس معاشرہ میں زندگی بسر کرتا ہے وہاں لوگوں کے ساتھ مختلف معاملات پیش آتے رہتے ہیں کسی کے ساتھ لین دین کا معاملہ ہوتا ہے اور کسی شخص کی حق تلفی اور غلطی کا ہونا بھی بحیثیت انسان ممکن ہے۔ انتقال کر جانے کے بعد چونکہ اللہ رب العزت کے دربار میں ہر قسم کے معاملہ کی پوچھ گچھ ہوگی۔ اس وقت اللہ رب العزت کی پکڑ سے محفوظ ہونے کی جہاں اور صورتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زندگی میں ہر قسم کے معاملہ کے متعلق اپنے ورثاء کو وصیت لکھ دے خواہ اپنی مملوکہ چیزوں کے متعلق ہو یا دوسروں کے حقوق کے متعلق ہو اور وصیت لکھنے کی جناب نبی اکرم ﷺ نے بھی بڑی ترغیب دی ہے چند احادیث ملاحظہ ہوں:

1. جس شخص کی ملکیت میں کوئی چیز ہو اور اس کے متعلق وصیت کرنی ہو تو وہ شخص دو رات بھی اس حالت میں نہ گزارے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔ (ابن ماجہ:۲۲۹۹)
2. جس شخص کے ذمہ نماز، روزہ یا زکوٰۃ یا کسی بھی قسم کا کفارہ باقی

رہ گیا ہو مرنے سے پہلے اس کے متعلق وصیت کرنا واجب ہے۔

3. وصیت کا نفاذ صرف تہائی تک ہوتا ہے یعنی تہائی میں جس قدر وصیت پوری ہوتی ہو تو پورا کر دیا جائے وگرنہ چھوڑ دیا جائے۔

وصیت کی تاکید:

حضرت قیس بن قبیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بلا وصیت کے مرجاتا ہے اس کو مُردوں کے ساتھ کلام کرنے کی اجازت نہیں ملتی عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مُردے بھی باہم کلام کرتے ہیں فرمایا ہاں اور باہم ملتے جلتے بھی ہیں۔

(ابن حبان فی کتاب الوصایا)

مختصر وصیت نامہ کا نمونہ از حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ:

1. میں اپنے سب دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے سب گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ عمداً کیے ہوں یا بھول کر کیے ہوں سب کے لیے استغفار فرمائیں اور جو میرے اندر بری عادات اور برے اخلاق ہیں ان کے ازالہ کے لئے دُعا کریں۔

2. میرے بعض برے اخلاق کی وجہ سے بعض خدا کے بندوں کو

ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب

میری زبان و ہاتھ سے کوئی تکلیف پہنچی ہوگی اور کچھ حقوق ضائع ہوئے ہوں گے۔ میں نہایت عاجزی سے سب چھوٹے بڑوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ کے واسطے ان کو معاف فرما دیں اور اللہ تعالیٰ بھی ان کی کوتاہیوں سے درگزر فرمائیں گے۔ اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمانِ مبارک کو اپنے سامنے رکھیں۔

حضرت جودان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے معذرت کرے اور وہ اس کو قبول نہ کرے اس پر ایسا گناہ ہوگا جیسا ظلم سے محصول (ٹیکس) لینے والے پر ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی سے معذرت کرے اور وہ اسے قبول نہ کرے وہ میرے پاس حوضِ کوثر پر نہ آنے پائے گا۔ (الترغیب والترہیب)

3. اور جو کوتاہیاں دوسروں کی طرف سے میرے حق میں ہو گئیں ہیں میں بھی خوش دلی سے گذشتہ اور آئندہ کے لئے محض اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی خاطر اور اپنی معافی کی توقع پر سب معاف کرتا ہوں۔

آخری گزارش

احباب سے دردمندی سے التماس اور گزارش ہے کہ ایصالِ ثواب تو بہرحال کریں لیکن اس کے ساتھ ساتھ انتہائی اہم بات کی طرف متوجہ کر رہا ہوں کہ نمازِ جنازہ جو میت کے لئے مغفرت کا بہترین ذریعہ ہے خدا کے لئے اس کو خود بھی یاد کریں اور بچوں کو بھی یاد کرائیں تاکہ کل کلاں ہمارے مرنے کے بعد وہ اپنے والدین کے لیے دُعا تو کرسکیں۔

نمازِ جنازہ:

(1) ثناء

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

(2) درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(3) دُعا: اگر میت بالغ مرد یا عورت ہو تو یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

(4) اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

(5) اگر میت نابالغ لڑکی ہو تو یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ:

نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں۔

1. چار مرتبہ تکبیر (اللہ اکبر) کہنا۔ ہر تکبیر ایک رکعت کے قائم مقام سمجھی جاتی ہے۔

2 کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا البتہ اگر کوئی عذر ہو تو قیام کو چھوڑنا بھی جائز ہے۔

نماز جنازہ کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے مقابل کھڑا ہو جائے اور سب لوگ نماز جنازہ کی نیت کریں۔ چار تکبیر نماز جنازہ ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود واسطے حضرت محمد ﷺ کے اور دُعا واسطے حاضر میت کے پیچھے اس امام کے منہ طرف قبلہ کے۔ اب امام کے پیچھے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر نماز کی طرح باندھ لیں اور ثنا (سبحانک اللّٰھم) پڑھیں اس کے بعد دوسری تکبیر کہیں مگر ہاتھ نہ اُٹھائیں اور درود شریف پڑھیں جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور پھر تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہیں مگر ہاتھ نہ اُٹھائیں اور میت کے لئے دُعا کریں اگر میت بالغ یعنی 15 سال یا اس سے بڑی عمر کا مرد یا عورت ہو تو مذکور نمبر 3 والی دُعا پڑھیں اور اگر نابالغ لڑکا ہو تو نمبر 4 والی دُعا اور نابالغ لڑکی ہو تو نمبر 5 والی دُعا پڑھیں۔ دُعا کے بعد چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور دونوں طرف سلام پھیر دیں اور اس کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں سلام کے ساتھ ہاتھ مت چھوڑیں۔

نماز جنازہ ایصال ثواب کا اہم ذریعہ ہے:

نماز جنازہ مرحوم کی مغفرت اور بخشش کا اہم ذریعہ ہے اور اس

سے مرحوم کو بھرپور فائدہ پہنچتا ہے، سب نمازی اللہ تعالیٰ کے حضور میت کے لئے سفارش کرتے ہیں یعنی اللہ سے مغفرت اور رحمت کی دُعا مانگتے ہیں اور ان کی یہ سفارش اس میت کے حق میں ضرور قبول کی جاتی ہے۔ حضرت مالک بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس میت کے لئے مغفرت اور جنت کو واجب کر دیتا ہے۔ خداوند کریم آنحضرت ﷺ کے صدقے قبول فرمائیں۔ آمین

اس لئے نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہدایت کر رکھی تھی کہ جب بھی کسی مرد یا عورت کا انتقال ہو مجھے اس کی اطلاع دے دی جائے تا کہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں۔

جنازہ میں شرکت کرنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ جل جلالہ اس شخص کا کیا صلہ ہے جو کسی میت کے ساتھ اس کی قبر تک تیری رضا جوئی کی خاطر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا صلہ یہ ہے کہ میرے فرشتے اس کے جنازہ کے ساتھ جائیں گے اور اس کی روح پر اور روحوں کے ساتھ دُعا کریں گے یعنی اس کے جنازہ کے ساتھ اور زیادہ فرشتے ہوں گے ورنہ فرشتے تو ہر مومن

کے ساتھ بہت ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو نماز جنازہ میں شرکت کا اہتمام کرنا چاہیے اس مرحوم کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور خود شرکت کرنے والے شخص کے لیے بخشش اور اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ کرنے کا سبب ہے "وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ" یعنی رغبت کرنے والوں کو ایسے کاموں میں رغبت اور شوق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ (شوق وطن: ۳۶،۳۵)

زیارتِ قبور کے آداب:

ابن ہمام کہتے ہیں کہ قبروں پر بیٹھنا اور ان کو روندنا منع ہے۔ قبر سے تکیہ لگا کر بیٹھنا بھی منع ہے۔ قبر کے نزدیک سونا مکروہ ہے اور قبر کے پاس استنجا کرنا بھی مکروہ ہے۔ قبر سے تکیہ لگا کر بیٹھنا بھی منع ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قبر پر بیٹھنے سے بہتر تو یہ ہے کہ آگ پر بیٹھ جائے۔ نیز قبرستان میں فضول گفتگو کرنا، بے فائدہ دنیوی کلام کرنا، حقہ پینا، پکارنا، ہنسنا، ٹھٹھے مارنا، کھانا پینا، لین دین اور خرید وفروخت کرنا اور سونا یہ سب امور ناجائز ہیں۔ ان سے احتراز کرنا چاہیے بلکہ وہاں جا کر اپنی موت کو یاد کرنا اور عبرت حاصل کرنا چاہیے کہ کل تک یہ ہماری طرح زندہ تھے مگر آج زیر خاک مدفون ہیں۔ قبر کی تنگ وتاریک کوٹھڑی میں مقید ہیں، نہ کوئی یار ومددگار ہے نہ مونس وغم خوار۔ اگر کوئی ساتھ دینے والی چیز ہے تو صرف نیک اعمال ہیں۔ ہم کو بھی ایک دن اسی قبر میں آنا ہے۔ (نماز کی سب سے بڑی کتاب، صفحہ ۶۲۸)

ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب

پنج سورۃ شریف مترجم

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ ۞ سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ ۞ سُوْرَۃُ یٰسٓ
سُوْرَۃُ الدُّخَانِ ۞ سُوْرَۃُ الْفَتْحِ ۞ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ
سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ ۞ سُوْرَۃُ الْمُلْکِ ۞ سُوْرَۃُ الْقَدْرِ
سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ ۞ سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰتِ ۞ سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ
سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ ۞ سُوْرَۃُ النَّصْرِ ۞ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ
سُوْرَۃُ الْفَلَقِ ۞ سُوْرَۃُ النَّاسِ

اقرأ اشرفیہ کمپنی (رجسٹرڈ)
دفتر نمبر 7 فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر، 40 اردو بازار لاہور
موبائل: 0300-4420434, 0333-4125300
فون: +92-42-37313392
E-mail: iqraashrafia@hotmail.com

فہرست
پنج سورۃ شریف مترجم

ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب

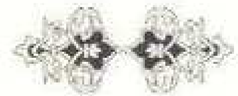
فضائل سورۃ فاتحہ

سورۃ فاتحہ کو قرآن کریم میں بہت سی خصوصیات حاصل ہیں

اول یہ کہ قرآن کریم اسی سے شروع ہوتا ہے، نماز اسی سے شروع ہوتی ہے اور نزول کے اعتبار سے بھی پہلی سورۃ جو مکمل نازل ہوئی یہی سورۃ ہے اگرچہ سورۃ علق، مزمل، اور سورۃ مدثر کی چند آیات اس سے پہلے نازل ہو چکی تھیں مگر مکمل سورۃ سب سے پہلے یہی نازل ہوئی اس کو ام القرآن بھی کہا جاتا ہے۔ (الحدیث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سورۃ فاتحہ کی نظیر نہ توریت میں نازل ہوئی نہ انجیل اور نہ زبور میں اور نہ خود قرآن کریم میں کوئی دوسری سورۃ اس کی مثل ہے۔ (ترمذی)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ذکر فرمایا ہے کہ سورۃ فاتحہ قرآن کے دوتہائی کے برابر ہے۔ اس لحاظ سے سورۃ فاتحہ کو تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب دو قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہے۔ (بخاری شریف)



ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب



سورۃ الفاتحہ مکہ میں نازل ہوئی اس کی سات آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ

سب طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ بڑا مہربان

الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

نہایت رحم والا۔ انصاف کے دن کا حاکم۔ (اے پروردگار) ہم تیری ہی

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

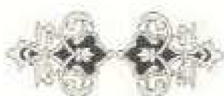
عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے

الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

رستے چلا۔ ان لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل وکرم کرتا رہا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا اور نہ گمراہوں کے



قبر پر اول آخر آیات سورۃ بقرۃ پڑھنے کی فضیلت اور طریقہ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو قبر پر ٹھہرتے پھر فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کی ثابت قدمی کی دعا مانگو کیونکہ اس وقت اس سے سوال ہو رہا ہے (ابوداؤد:۱/۲)

یہی وجہ ہے کہ دفنانے کے بعد سنت یہ ہے کی ایک شخص قبر کے سرہانے سورۃ بقرۃ کی ابتدائی آیات اور دوسرا شخص پاؤں کی جانب سورۃ بقرہ کی آخری آیات تلاوت کرے۔ (طبرانی:۱۳۶۱۳)

طریقہ

جب میت کو دفن کرلیں تو ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر سورۃ بقرہ کی پہلی ۵ آیات الٓمٓ تا ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھے پھر دوسرا شخص قبر کی پائنتی کی طرف کھڑا ہو کر سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیات اٰمَنَ الرَّسُوْلُ تا آخر سورۃ عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ تک پڑھے اور اس کے بعد سب لوگ مل کر مرحوم کیلئے بخشش و مغفرت اور اس کی ثابت قدمی کیلئے دعا کریں۔

ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب

اول رکوع سورۃ بقرۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى

الٓمّٓ ۔ یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلام خدا ہے۔ خدا سے)

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

ڈرنے والوں کی رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

آداب کے ساتھ نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

اور جو کتاب (اے محمد ﷺ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

یہی لوگ اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ

جو لوگ کافر ہیں انہیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لیے برابر ہے۔

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

ایمان نہیں لانے کے ۔ خدا نے ان کے دلوں

وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ

اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے ۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

لیے بڑا عذاب (تیار) ہے

آخری رکوع سورۃ بقرۃ

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔ تم اپنے

مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ

دلوں کی بات کو ظاہر کرو گے ۔ یا چھپاؤ گے ۔ تو خدا تم سے اس کا حساب لے گا

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

پھر وہ جسے چاہے مغفرت کرے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اور خدا

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ

ہر چیز پر قادر ہے ۔ رسول (خدا) اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی

اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی۔ سب خدا پر اور اسکے

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اس کے

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ

پیغمبروں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (خدا سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم)

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

سنا اور قبول کیا۔ اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔ خدا کسی

وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا

شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے

لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا

کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو ہم سے

تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ

مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں

مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ

پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو

وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا

اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما

فضائل آیۃ الکرسی

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے تو اس کے جنت میں داخل ہونے میں سوائے موت کے کوئی چیز مانع نہیں یعنی موت کے بعد وہ فوراً جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔ (نسائی) حدیث انس رضی اللہ عنہ میں ہے کہ آیۃ الکرسی رات کو پڑھ لیا کرو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کرنے والا ایک فرشتہ مسلسل تمہارے ساتھ رہے گا اور شیطان صبح تک تمہارے پاس نہیں آئے گا نیز اس کی تلاوت تیری اور تیری اولاد کی حفاظت کا ذریعہ بنے گی نیز تیرے اور آس پاس کے مکانوں کی بھی حفاظت ہوگی۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کو سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور حٰم تنزیل سے الیہ المصیر تک پڑھ لے وہ شام تک ناپسندیدہ اور تکلیف دہ امور سے محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لیا کرے وہ صبح تک محفوظ رہے گا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس مال یا اولاد پر آیۃ الکرسی کو پڑھ کر دم کر دو گے یا لکھ کر (مال میں) رکھ دو گے یا بچہ کے گلے میں ڈال دو گے شیطان اس مال و اولاد کے قریب بھی نہیں آئے گا۔ (حصن حصین)

حدیث پاک میں آیۃ الکرسی کو چوتھائی قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے۔ (کنز العمال ص 562 جلد ۱) اس لحاظ سے چار مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے۔

آیۃ الکرسی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ

خدا (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہمیشہ رہنے والا اسے نہ اونگھ

ولا نوم لہ ما فی السموت وما فی الارض من

آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہیں سب اسی کا ہے کون ہے جو اس

ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین

کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ

ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من

ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل

علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموت

نہیں کر سکتے ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے) اس کی بادشاہی (اور علم) آسمان

والارض ولا یؤدہ حفظہما وہو العلی العظیم ﴿۲۵۵﴾

اور زمین سب پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے

فضائل سورۃ سجدہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ سجدہ اور سورہ ملک پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے (دارمی، ترمذی)

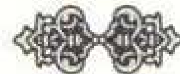
حدیث شریف میں ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۃ دہر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے (تفسیر ابن کثیر)

حدیث شریف میں ہے کہ سورۃ سجدۃ قیامت کے دن اسطرح آئے گی کہ اس کے دو بازو ہوں گے اور اپنے پڑھنے والوں پر پردہ کرے گی اور فرشتوں سے کہے گی کہ اس شخص پر کوئی راستہ نہیں یعنی اس کو مت پکڑوائے چھوڑ دو سورۃ سجدۃ اور تبارک الذی دیگر سورتوں پر ساٹھ نیکیاں زائد رکھتی ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ساٹھ درجے فرمایا (دارمی، ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو اس سورۃ مبارکہ اور تبارک الذی کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھے گا تو گویا اس نے لیلۃ القدر کا قیام کیا۔

حضور ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۃ سجدۃ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(تفسیر روح المعانی جلد ۲۱ صفحہ ۱۰، بحوالہ بخاری و مسلم)





۳۲ سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ۷۵

اس سورۃ کی تیس آیات ہیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾

الٓمّٓ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا تمام جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو از خود بنا لیا ہے (نہیں) بلکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف

مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾

سے برحق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو ہدایت کرو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

تاکہ یہ رستے پر چلیں خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں میں ہیں

فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ

سب کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ اس کے سوا نہ تمہارا

دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ يُدَبِّرُ

کوئی دوست ہے اور نہ سفارش کرنے والا۔ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے وہی آسمان

الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ

سے زمین تک (کے) ہر کام کا انتظام کرتا ہے۔ پھر وہ ایک روز جس کی مقدار

يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝٥ ذٰلِكَ

تمہارے شمار کے مطابق ہزار برس ہوگی۔ اس کی طرف صعود (اور رجوع) کرے گا یہی تو

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝٦ الَّذِي

پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا (اور) غالب اور رحم والا (خدا) ہے جس نے

أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن

ہر چیز کو بہت اچھی طرح بنایا (یعنی) اس کو پیدا کیا۔ اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے

طِينٍ ۝٧ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝٨

شروع کیا پھر اس کی نسل خلاصے سے (یعنی) حقیر پانی سے پیدا کی

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ

پھر اس کو درست کیا پھر اس میں اپنی (طرف سے) روح پھونکی اور تمہارے کان

وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝٩ وَقَالُوا أَإِذَا

اور آنکھیں اور دل بنائے مگر تم بہت کم شکر کرتے ہو اور کہنے لگے کہ جب

ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ بَلْ هُم

ہم زمین میں ملیامیٹ ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے

بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ۝١٠ قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ

کہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے جانے ہی کے قائل نہیں کہہ دو کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا

الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝١١ وَلَوْ تَرَىٰ

ہے تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور تم (تعجب کرو)

إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا

جب دیکھو کہ گنہگار اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے ہوں گے (اور کہیں گے کہ) اے ہمارے

وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ۝١٢ وَلَوْ

پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا تو ہم کو (دنیا میں) واپس بھیج دے کہ نیک عمل کریں بیشک ہم یقین

شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ

کرنے والے ہیں اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے۔ لیکن میری طرف سے یہ بات

مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝١٣

قرار پا چکی ہے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ

سو (اب آگ کے) مزے چکھو اس لیے کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا (آج) ہم بھی

وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝١٤ إِنَّمَا

تمہیں بھلا دیں گے اور جو کام تم کرتے تھے ان کی سزا میں ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھتے رہو

يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا

ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں

وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝١٥ السجدة تَتَجَافَىٰ

گر پڑتے اور اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور غرور نہیں کرتے ان کے پہلو

جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا

بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے

وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ

اور جو (مال) ہم نے اُن کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں کوئی متنفس نہیں جانتا کہ اُن کے

مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ

لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے بھلا جو

كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا

مومن ہو وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو نافرمان ہو دونوں برابر نہیں ہو سکتے جو لوگ

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى

ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کے (رہنے کے) لئے باغ ہیں یہ مہمانی اُن کاموں کی

نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا

جزا ہے جو وہ کرتے تھے اور جنہوں نے نافرمانی کی اُن کے

فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا

رہنے کے لئے دوزخ ہے جب چاہیں گے کہ اس میں سے نکل جائیں تو اس میں لوٹا دیئے

فِیْهَا وَقِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ

جائیں گے۔ اور اُن سے کہا جائے گا کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھوٹ سمجھتے تھے

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ

اس کے مزے چکھو اور ہم اُن کو (قیامت کے) بڑے عذاب کے سوا عذاب دنیا کا بھی مزہ

الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

چکھائیں گے۔ شاید (ہماری طرف) لوٹ آئیں اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم

ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ

کون جس کو اس کے پروردگار کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ اُن سے منہ پھیر لے۔ ہم

مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ

گنہگاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو تم اُن کے ملنے سے شک

فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآىٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۳﴾

میں نہ ہونا اور ہم نے اس (کتاب) کو (یا موسیٰ کو) بنی اسرائیل کے لئے (ذریعہ) ہدایت بنایا

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ۫

اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے۔ جب وہ صبر کرتے

وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ

تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے بلاشبہ تمہارا پروردگار ان میں جن باتوں میں وہ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ یَهْدِ

اختلاف کرتے تھے۔ قیامت کے روز فیصلہ کر دے گا کیا اُن کو اس (امر) سے

لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ

ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے اُن سے پہلے بہت سی اُمتوں کو جن کے مقامات سکونت میں یہ چلتے

فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

پھرتے ہیں ہلاک کر دیا۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں۔ تو یہ سنتے کیوں نہیں

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی رواں کرتے ہیں پھر اس سے کھیتی پیدا

بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۖ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

کرتے ہیں جس میں سے ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی (کھاتے ہیں) تو یہ دیکھتے

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ

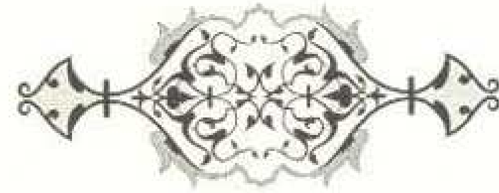
کیوں نہیں۔ اور کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ فیصلہ کب ہوگا؟ کہہ دو کہ

يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ

فیصلے کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا کچھ بھی فائدہ نہ دے گا اور نہ ان کو

يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

مہلت دی جائے گی تو ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو یہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔



فضائل سورۃ یٰسین

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یٰسین قلب قرآن ہے یعنی قرآن کا دل ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورۃ یٰسین خالص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے لئے پڑھتا ہے اس کہ مغفرت ہو جاتی ہے اس کو اپنے مرحومین پر پڑھا کرو۔ (نسائی شریف)

جس نے سورۃ یٰسین ایک بار پڑھی اس کی تلاوت کے بدلے میں دس مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (فلاح دارین)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مرنے والے کے پاس سورۃ یٰسین پڑھی جائے اس کی موت آسان ہو جاتی ہے اور یحیٰی بن کثیرؒ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورۃ یٰسین پڑھ لے وہ شام تک خوشی اور آرام سے رہے گا اور جو شخص شام کو پڑھ لے وہ صبح تک خوشی میں رہے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کا ایک دل ہوا کرتا ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ سورۃ یٰسین جس مقصد کے لئے پڑھی جائے اللہ جل شانہ اسے پورا فرماتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص رات کو سورۃ یٰسین پڑھے اسے بخش دیا جاتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

سُوْرَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ (٣٦) — آیاتها ٨٣ — رکوعاتها ٥

سورۃ یٰسین مکہ میں نازل ہوئی اس کی تراسی آیات اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یٰسٓ ۝١ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝٢ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣

یٰس قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے اے محمد بیشک تم پیغمبروں میں سے ہو

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝٥

سیدھے رستے پر (یہ خدائے) غالب (اور) مہربان نے نازل کیا ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦ لَقَدْ

تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے باپ دادا کو متنبہ نہیں کیا گیا تھا متنبہ کردو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں

حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧ اِنَّا جَعَلْنَا

ان میں سے اکثر پر (خدا کی) بات پوری ہو چکی ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے ہم نے ان کی

فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ

گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک (پھنسے ہوئے ہیں) تو ان کے

مُّقْمَحُوْنَ ۝٨ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ

سر اُلل رہے ہیں اور ہم نے ان کے آگے بھی دیوار بنا دی

خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩

اور ان کے پیچھے بھی پھر ان پر پردہ ڈال دیا تو یہ دیکھ نہیں سکتے

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا

اور تم ان کو نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لئے برابر ہے

يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

وہ ایمان نہیں لانے کے تم تو صرف اس شخص کو نصیحت کر سکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١

خدا سے غائبانہ ڈرے سو اس کو مغفرت اور بڑے ثواب کی بشارت سنا دو

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۟

بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے اور (جو) ان کے نشان پیچھے رہ گئے ہم

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ وَاضْرِبْ

ان کو قلمبند کر لیتے ہیں۔ اور ہر چیز کو ہم نے کتاب روشن (یعنی لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے۔ اور ان

لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٣

سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کرو جب ان کے پاس پیغمبر آئے

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ

(یعنی) جب ہم نے ان کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو انہوں نے ان کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے تیسرے

فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝١٤ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ

سے تقویت دی تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف پیغمبر ہو کر آئے ہیں وہ بولے کہ تم (اور کچھ)

مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

نہیں مگر ہماری طرح کے آدمی (ہو) اور خدا نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض

تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿١٦﴾

جھوٹ بولتے ہو انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف (پیغام دے کر)

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٧﴾ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ

بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہے اور بس وہ بولے کہ ہم تم کو نامبارک سمجھتے ہیں۔

لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ

اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہم سے دکھ دینے والا عذاب

أَلِيمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ ۚ أَئِن ذُكِّرْتُم ۚ بَلْ

پہنچے گا انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اس لئے کہ تم کو نصیحت کی گئی۔

أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿١٩﴾ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ

بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو حد سے تجاوز کر گئے ہو اور شہر کے پرلے کنارے سے

رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠﴾

ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم پیغمبروں کے پیچھے چلو

اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٢١﴾

ایسوں کے جو تم سے صلہ نہیں مانگتے اور وہ سیدھے رستے پر ہیں

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾

اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی پرستش نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے

أَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا

کیا میں ان کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناؤں؟ اگر خدا میرے حق میں نقصان کرنا چاہے

تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿٢٣﴾ إِنِّي إِذًا لَّفِي

تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکے اور نہ وہ مجھ کو چھڑا ہی سکیں تب تو میں صریح گمراہی

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ إِنِّي آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ﴿٢٥﴾

میں مبتلا ہو گیا میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں سو میری بات سن رکھو

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾

حکم ہوا کہ بہشت میں داخل ہو جا۔ بولا کاش! میری قوم کو خبر ہو

بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾ وَمَا أَنزَلْنَا

کہ خدا نے مجھے بخش دیا اور عزت والوں میں کیا اور ہم نے اس

عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا

کے بعد اس کی قوم پر کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ ہم

مُنزِلِينَ ﴿٢٨﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ

اتارنے والے تھے ہی وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (آتشیں) سو وہ (اس

خَامِدُونَ ﴿٢٩﴾ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن

سے) ناگہاں بجھ کر رہ گئے بندوں پر افسوس ہے کہ ان کے پاس کوئی

رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ

پیغمبر نہیں آتا مگر اس سے تمسخر کرتے ہیں کیا انہوں نے نہیں دیکھا

أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾

کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اب وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے

وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ

اور سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کیے جائیں گے ۔ اور ایک نشانی ان کے

الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ

لیے زمین مردہ ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس میں سے اناج اگایا پھر یہ اس

يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ

میں سے کھاتے ہیں ۔ اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے

وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا

اور اس میں چشمے جاری کر دیے ۔ تاکہ یہ ان کے پھل کھائیں اور ان کے

عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي

ہاتھوں نے تو ان کو نہیں بنایا تو پھر یہ شکر کیوں نہیں کرتے ؟ وہ خدا پاک ہے جس نے

خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ

زمین کی نباتات کے ، اور خود ان کے اور جن چیزوں کی ان کو خبر نہیں سب کے

وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ

جوڑے بنائے ۔ اور ایک نشانی ان کے لیے رات ہے کہ اس میں سے ہم دن کو کھینچ

فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ

لیتے ہیں تو اس وقت ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے ۔ اور سورج اپنے مقرر رستے پر چلتا رہتا ہے ۔ یہ

تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ

(خدائے) غالب (اور) دانا کا (مقرر کیا ہوا) اندازہ ہے ۔ اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک کہ

كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ

(گھٹتے گھٹتے) کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے ۔ نہ تو سورج ہی سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا

الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾

پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آ سکتی ہے ۔ اور سب اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں

وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾

اور ایک نشانی ان کے لیے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا

وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا

اور ان کے لیے ویسی ہی اور چیزیں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں ۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق

صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا

کر دیں ۔ پھر نہ تو ان کا کوئی فریاد رس ہو اور نہ ان کو رہائی ملے ۔ مگر یہ ہماری رحمت اور ایک مدت تک

إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ

کے فائدے ہیں ۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو تمہارے آگے

وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ

اور جو تمہارے پیچھے ہے اس سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔ اور ان کے پاس ان کے

مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا

پروردگار کی کوئی نشانی نہیں آتی مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ۔ اور جب

قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

ان سے کہا جاتا ہے کہ جو رزق خدا نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو ۔ تو کافر

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ

مومنوں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم ان لوگوں کو کھانا کھلائیں جن کو اگر خدا چاہتا تو خود کھلا دیتا۔ تم تو

أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ

صریح غلطی میں ہو اور کہتے ہیں اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ وعدہ

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

کب (پورا) ہوگا یہ تو ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو ان کو اس حال میں کہ

تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً

باہم جھگڑ رہے ہوں گے آ پکڑے گی پھر نہ وصیت کر سکیں گے

وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم

اور نہ اپنے گھر والوں میں واپس جا سکیں گے اور (جس وقت) صور پھونکا جائے گا یہ قبروں

مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن

سے (نکل کر) اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے کہیں گے اے ہے ہمیں ہماری

بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ

خوابگاہوں سے کس نے (جگا) اٹھایا؟ یہ وہی تو ہے جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں

الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ

نے سچ کہا تھا صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہوگا کہ سب کے سب ہمارے روبرو

لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا

آ حاضر ہوں گے اس روز کسی شخص پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم کو

تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ

بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے اہل جنت اس روز عیش ونشاط

فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ

کے مشغلے میں ہوں گے وہ بھی اور ان کی بیویاں بھی سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے

مُتَّكِئُونَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾

بیٹھے ہوں گے وہاں ان کے لئے میوے اور جو چاہیں گے (موجود ہوگا)

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا

پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا) اور گنہگارو! آج

الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا

الگ ہو جاؤ اے آدم کی اولاد ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ

الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا

شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا۔ یہی

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ

سیدھا رستہ ہے اور اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا تھا۔ تو کیا تم

تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾

سمجھتے نہیں تھے یہی وہ جہنم ہے جس کی تمہیں خبر دی جاتی ہے

اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ

(سو) جو تم کفر کرتے رہے ہو اس کے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ آج ہم ان کے مونہوں پر

اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

مہر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے ان کے ہاتھ ہم سے بیان کر دیں گے اور ان کے پاؤں

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا

(اس کی) گواہی دیں گے اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر (اندھا کر) دیں۔ پھر یہ

الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

رستے کو دوڑیں تو کہاں دیکھ سکیں گے اور اگر ہم چاہیں تو ان کی جگہ پر ان کی صورتیں بدل دیں

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ

پھر وہاں سے نہ آگے جا سکیں اور نہ (پیچھے) لوٹ سکیں اور جس کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں

نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ

تو اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں تو کیا یہ سمجھتے نہیں اور ہم نے ان (پیغمبر) کو شعر گوئی نہیں

وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ

سکھائی اور نہ وہ ان کو شایاں ہے۔ یہ تو محض نصیحت اور صاف صاف قرآن (پر از حکمت) ہے تاکہ

مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾

اس شخص کو جو زندہ ہو ہدایت کا رستہ دکھائے اور کافروں پر بات پوری ہو جائے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائیں ان میں سے ہم نے ان کے

فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ

لئے چار پائے پیدا کر دیئے اور یہ ان کے مالک ہیں اور ان کو ان کے قابو میں کر دیا تو کوئی تو

وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا

ان میں سے ان کی سواری ہے اور کسی کو یہ کھاتے ہیں اور ان میں ان کے لئے (اور) فائدے اور

يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ

پینے کی چیزیں ہیں۔ تو یہ شکر کیوں نہیں کرتے؟ اور انہوں نے خدا کے سوا (اور) معبود بنا لیے ہیں

يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ

کہ شاید (ان سے) ان کو مدد پہنچے (مگر) وہ ان کی مدد کی (ہرگز) طاقت نہیں رکھتے۔ اور وہ ان

مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ

کی فوج ہو کر حاضر کیے جائیں گے تو ان کی باتیں تمہیں غمناک نہ کر دیں۔ یہ جو کچھ چھپاتے اور جو

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ

کچھ ظاہر کرتے ہیں ہمیں سب معلوم ہے کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو نطفے سے پیدا

فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِىَ خَلْقَهٗ ؕ

کیا۔ پھر وہ تڑاق پڑاق جھگڑنے لگا اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو

قَالَ مَنْ يُّحْىِ الْعِظَامَ وَهِىَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا

بھول گیا۔ کہنے لگا کہ (جب) ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو ان کو کون زندہ کرے گا؟ کہہ دو کہ ان کو

الَّذِىْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۙ ﴿۷۹﴾

وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے

الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ

جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس (کی ٹہنیوں کو رگڑ کر ان) سے

مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

آگ نکالتے ہو   بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں

بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾

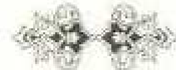
کہ (ان کو پھر) ویسے ہی پیدا کر دے۔ کیوں نہیں۔ اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور علم والا ہے

إِنَّمَآ أَمْرُهٗٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾

اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

وہ (ذات) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے



فضائل سورۃ دخان

حضرت ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے کسی رات میں سورۃ دخان پڑھی وہ صبح کرے گا اس حال میں کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت ہے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے جمعہ کی شب کو حم دخان کو پڑھا اس کے تمام گناہ بخش دئے جائیں گے۔

سورۃ الدخان مکیۃ — آیاتها ۵۹ — رکوعاتها ۳

سورۃ الدخان مکہ میں نازل ہوئی اس کی انسٹھ آیات اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

حٰم   اس کتاب روشن کی قسم   کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا

إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ أَمْرًا

ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کیے جاتے ہیں (یعنی)

مِّنْ عِنْدِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ إِنَّهٗ

ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بیشک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ

وہ تو سننے والا جاننے والا ہے   آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔

إِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ رَبُّكُمْ وَرَبُّ

بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو   اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (وہی) جلاتا ہے اور (وہی)

اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ

مارتا ہے۔ وہی تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا پروردگار ہے لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں تو

يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ۚ هٰذَا

اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے صریح دھواں نکلے گا   جو لوگوں پر چھا جائے گا۔   یہ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى

درد دینے والا عذاب ہے۔ اے پروردگار ہم سے اس عذاب کو دور کر ہم ایمان لاتے ہیں (اس

لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ

وقت) ان کو نصیحت کہاں مفید ہوگی جب کہ ان کے پاس پیغمبر آ چکے جو کھول کھول کر بیان کر دیتے

وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا

ہیں پھر انہوں نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے (یہ تو) پڑھایا ہوا (اور) دیوانہ ہے ہم تو

اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا

تھوڑے دنوں عذاب ٹال دیتے ہیں (مگر) تم پھر کفر کرنے لگتے ہو جس دن ہم بڑی سخت پکڑ

مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ

پکڑیں گے تو بیشک انتقام لے کر چھوڑیں گے اور ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمائش کی اور

رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ

ان کے پاس ایک عالی قدر پیغمبر آئے (جنہوں نے) یہ (کہا) کہ خدا کے بندوں (یعنی بنی

اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ

اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو۔

مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾

میں تمہارے پاس کھلی دلیل لے کر آیا ہوں اور اس (بات) سے کہ تم مجھے سنگسار کر دو اپنے اور

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ

تمہارے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ تب موسیٰ

ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب

قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ نافرمان لوگ ہیں (خدا نے فرمایا کہ) میرے بندوں کو راتوں

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا

رات لے کر چلے جاؤ اور (فرعونی) ضرور تمہارا تعاقب کریں گے اور دریا سے (کہ) خشک (ہو رہا

مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ

ہوگا) پار ہو جاؤ (تمہارے بعد) ان کا تمام لشکر ڈبو دیا جائے گا وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے

كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا

چھوڑ گئے اور کھیتیاں اور نفیس مکان اور آرام کی چیزیں جن میں عیش کیا کرتے تھے اسی طرح (ہوا)

بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور ہم نے دوسرے لوگوں کو ان چیزوں کا مالک بنا دیا پھر ان پر نہ تو آسمان کو اور زمین کو رونا آیا اور نہ

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ

ان کو مہلت ہی دی گئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات دی (یعنی)

فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ

فرعون سے۔ بیشک وہ سرکش (اور) حد سے نکلا ہوا تھا اور ہم نے بنی اسرائیل کو

عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ

اہل عالم سے دانستہ منتخب کیا تھا اور ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں

بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا

صریح آزمائش تھی یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں صرف پہلی دفعہ (یعنی ایک بار) مرنا

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ

ہے اور (پھر) اٹھنا نہیں پس اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا

صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کو (زندہ کر) لاؤ بھلا یہ اچھے ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں۔

اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

ہم نے ان (سب) کو ہلاک کر دیا۔ بیشک وہ گنہگار تھے اور ہم نے آسمانوں

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے ان کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا ان کو ہم نے تدبیر سے پیدا کیا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کچھ شک نہیں کہ فیصلے کا دن ان سب (کے اٹھنے)

اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ

کا وقت ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾

ان کو مدد ملے گی مگر جس پر خدا مہربانی کرے۔ وہ تو غالب اور مہربان ہے

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي

بلاشبہ تھوہر کا درخت گنہگار کا کھانا ہے جیسے پگھلا ہوا تانبا۔

الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ

پیٹوں میں (اس طرح) کھولے گا جس طرح گرم پانی کھولتا ہے (حکم دیا جائے گا کہ) اس کو پکڑو

ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب

الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾

اور کھینچتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو (کہ عذاب پر

ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ

عذاب (ہو) (اب) مزہ چکھ۔ تو بڑی عزت والا (اور) سردار ہے یہ وہی (دوزخ) ہے جس میں

تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ

تم لوگ شک کیا کرتے تھے بیشک پرہیزگار لوگ امن کے مقام میں ہوں گے (یعنی)

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

باغوں اور چشموں میں حریر کا باریک اور دبیز لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے

مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾

بیٹھے ہوں گے اس طرح (کا حال ہوگا) اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی سفید رنگ کی عورتوں

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا

سے ان کے جوڑے لگائیں گے وہاں خاطر جمع سے ہر قسم کے میوے منگوائیں گے (اور کھائیں

الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا

(اور) پہلی دفعہ کے (مرنے کے) سوا (کہ مر چکے تھے) موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔ اور خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے

مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

بچا لے گا یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری

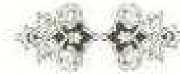
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں پس تم بھی انتظار کرو یہ بھی انتظار کر رہے ہیں

فضائل سورۃ فتح

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ گذشتہ رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے جو مجھے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ ﷺ نے (اِنَّا فَتَحْنَا) کی تلاوت فرمائی۔ (مسند احمد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ سے لوٹتے ہوئے حضور ﷺ پر سورۃ فتح نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ روئے زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ (بخاری، مسلم)



سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ

سورۃ الفتح مدینہ میں نازل ہوئی اس کی انتیس آیات اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۱ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

(اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو فتح دی۔ فتح بھی صریح وصاف تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے

ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا

گناہ بخش دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تمہیں سیدھے

مُّسْتَقِيْمًا ۝۲ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝۳ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

رستے چلائے اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے وہی تو ہے جس نے

السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ

مومنوں کے دلوں پر تسلی نازل فرمائی تاکہ ان کے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۴

اور آسمانوں اور زمین کے لشکر (سب) خدا ہی کے ہیں۔ اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

(یہ) اس لئے کہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ

داخل کرے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کر دے۔ اور یہ خدا کے

عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝۵ وَّ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ

نزدیک بڑی کامیابی ہے۔ اور (اس لئے کہ) منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَیْهِمْ

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو خدا کے حق میں برے برے خیال رکھتے ہیں عذاب دے۔

دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ

ان ہی پر برے حادثے واقع ہوں۔ اور خدا ان پر غصے ہوا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لئے

جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ۝۶ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

دوزخ تیار کی۔ اور وہ بری جگہ ہے اور آسمانوں اور زمین کے لشکر

وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝۷ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا

خدا ہی کے ہیں۔ اور خدا غالب (اور) حکمت والا ہے اور ہم نے (اے محمد ﷺ) تم کو حق ظاہر

وَّ نَذِیْرًا ۝۸ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ

کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا اور خوف دلانے والا (بنا کر) بھیجا ہے تاکہ (مسلمانو) تم لوگ

وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝۹ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا

خدا پر اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کو بزرگ سمجھو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح

یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا

کرتے رہو جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ان کے

یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ

ہاتھوں پر ہے۔ پھر جو عہد کو توڑے تو عہد توڑنے کا نقصان اسی کو ہے۔ اور جو اس بات کو جس کا اس

ع۱۰

فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝۱۰ سَیَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ

نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کرے تو وہ اسے عنقریب اجر عظیم دے گا جو گنوار پیچھے رہ گئے وہ تم سے

الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا یَقُوْلُوْنَ

کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور اہل و عیال نے روک رکھا آپ ہمارے لئے (خدا سے) بخشش

بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ

مانگیں۔ یہ لوگ اپنی زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہے۔ کہہ دو کہ اگر خدا تم

مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ

(لوگوں) کو نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ پہنچانے کا ارادہ فرمائے تو کون ہے جو اس کے

كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝۱۱ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ

سامنے تمہارے لئے کسی بات کا کچھ اختیار رکھے (کوئی نہیں) بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے

الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِیْهِمْ اَبَدًا وَّ زُیِّنَ ذٰلِكَ فِیْ

واقف ہے بات یہ ہے کہ تم لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ پیغمبر اور مومن اپنے اہل و عیال میں کبھی لوٹ کر

قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَ كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝۱۲ وَ مَنْ

آنے ہی کے نہیں۔ اور یہی بات تمہارے دلوں کو اچھی معلوم ہوئی۔ اور (اسی وجہ سے) تم نے

لَّمْ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَعِیْرًا ۝۱۳

برے برے خیال کئے اور (آخرکار) تم ہلاکت میں پڑ گئے اور جو شخص خدا پر اور اس کے پیغمبر پر

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ

ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے اور آسمانوں اور زمین کی

يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا

بادشاہی خدا ہی کی ہے۔ وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے

انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ

جب تم لوگ غنیمتیں لینے چلو گے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ کہیں گے ہمیں بھی اجازت دیجیے کہ

أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ

آپ کے ساتھ چلیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے قول کو بدل دیں۔ کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں

مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا

چل سکتے۔ اسی طرح خدا نے پہلے سے فرما دیا ہے۔ پھر کہیں گے (نہیں) تم تو ہم سے حسد کرتے

يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ

ہو۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ سمجھتے ہی نہیں مگر بہت کم جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے ان سے کہہ دو کہ تم ایک

سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ

سخت جنگجو قوم کے (ساتھ لڑائی کے) لئے بلائے جاؤ گے ان سے تم (یا تو) جنگ کرتے رہو گے یا

يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن

وہ اسلام لے آئیں گے۔ اگر تم حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا بدلہ دے گا۔ اور اگر منہ

تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَّيْسَ

پھیر لو گے جیسے پہلی دفعہ پھیر اتھا تو وہ تم کو بری تکلیف کی سزا دے گا نہ تو

عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ

اندھے پر گناہ ہے (کہ سفر جنگ سے پیچھے رہ جائے) اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر

حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن

گناہ ہے۔ اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کے فرمان پر چلے گا خدا اس کو بہشتوں میں داخل کرے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ لَّقَدْ

گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اور جو روگردانی کرے گا اسے برے دکھ کی سزا دے گا (اے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

پیغمبر) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا۔ اور جو

فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ

(صدق و خلوص) ان کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا۔ تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلد

فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا

فتح عنایت کی۔ اور بہت سی غنیمتیں جو انہوں نے حاصل کیں۔ اور خدا غالب

حَكِيمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ

حکمت والا ہے۔ خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا کہ تم ان کو حاصل کرو گے سو اس نے

هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ

غنیمت کی تمہارے لئے جلدی فرمائی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے۔ غرض یہ تھی کہ یہ مومنوں

وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا

کے لئے (خدا کی) قدرت کا نمونہ ہو اور وہ تم کو سیدھے رستے پر چلائے اور (غنیمتیں دیں) جن پر

قَدْ أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾

تم قدرت نہیں رکھتے تھے (اور) وہ خدا ہی کی قدرت میں تھیں۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ

اور اگر تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر کسی کو

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَ

دوست نہ پاتے اور نہ مددگار (یہی) خدا کی عادت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے۔ اور

لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ

تم خدا کی عادت کبھی بدلتی نہ دیکھو گے اور وہی تو ہے جس نے تم کو ان (کافروں) پر فتحیاب

عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ

کرنے کے بعد سرحد مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک

عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ

دیئے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے یہ وہی لوگ ہیں جنہوں

كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا

نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روک دیا اور قربانیوں کو بھی کہ اپنی جگہ پہنچنے

اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ

سے رکی رہیں۔ اور اگر ایسے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم جانتے نہ تھے کہ اگر تم ان

لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔــوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ

کو پامال کر دیتے تو تم کو ان کی طرف سے بےخبری میں نقصان پہنچ جاتا۔ (تو بھی تمہارے ہاتھ سے

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا

فتح ہو جاتی مگر تاخیر) اس لئے (ہوئی) کہ خدا اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کر لے۔ اور اگر

لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ

دونوں فریق الگ الگ ہو جاتے تو جو ان میں کافر تھے ان کو ہم دکھ دینے والا عذاب دیتے جب

كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

کافروں نے اپنے دلوں میں ضد کی اور ضد بھی جاہلیت کی۔ تو خدا نے

سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ

اپنے پیغمبر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور ان کو

التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور وہ اسی کے مستحق اور اہل تھے۔ اور خدا ہر چیز سے

عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ

خبردار ہے بیشک خدا نے اپنے پیغمبر کو سچا (اور) صحیح خواب دکھایا۔ کہ تم

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ

خدا نے چاہا تو مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتروا کر امن وامان

وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ

سے داخل ہو گے۔ اور کسی طرح کا خوف نہ کرو گے۔ جو بات تم نہیں جانتے تھے اس کو معلوم تھی سو

دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى

اس نے اس سے پہلے ہی جلد فتح کرا دی وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت (کی کتاب)

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾

اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور حق ظاہر کرنے کے لئے خدا ہی کافی ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ

محمد (ﷺ) خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت ہیں اور آپس میں

بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

رحم دل، (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکے ہوئے سربسجود ہیں اور خدا کا

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي

فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان

التَّوْرٰىةِ ښ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ

پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں۔ اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں۔ (وہ) گویا

فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

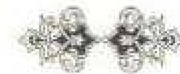
ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی

لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں

الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۲۹

سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

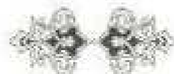


فضائل سورۃ رحمٰن

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر شے کے لئے زینت ہے قرآن کی زینت سورۃ رحمٰن ہے۔ (بیہقی شریف)

ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے سورۃ رحمٰن، سورۃ واقعہ اور سورۃ حدید کے پڑھنے والے کو ایک فرشتہ آسمان و زمین کے رہنے والوں میں جنت الفردوس کا رہنے والا کہہ کر پکارتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورۃ رحمٰن پڑھتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اس سورۃ کی تلاوت کی تو صحابہ خاموش رہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے تو جن اچھے تھے جب بھی میں ان کے سامنے پڑھتا تو وہ کہتے کہ تیری کسی نعمت کی ناشکری نہیں کرتے (ابن کثیر)



۵۵ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ ۹۷

سورۃ الرحمٰن مدینہ میں نازل ہوئی اس کی اٹھتر آیات اور تین رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ

(خدا جو) نہایت مہربان اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی اسی نے انسان کو پیدا کیا اسی نے

الْبَيَانَ ۝۴ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝۵ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ

اس کو بولنا سکھایا سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں اور بوٹیاں اور درخت سجدہ

يَسْجُدَانِ ۝۶ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۷ اَلَّا تَطْغَوْا

کر رہے ہیں اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی کہ ترازو (سے تولنے)

فِى الْمِيْزَانِ ۝۸ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا

میں حد سے تجاوز نہ کرو اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول

الْمِيْزَانَ ۝۹ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝۱۰ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

کم مت کرو اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی اس میں میوے

وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝۱۱ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے

وَالرَّيْحَانُ ۝۱۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۳ خَلَقَ

اور خوشبودار پھول تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اسی

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝۱۴ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ

نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا اور جنات کو آگ کے

مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝۱۵ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۶ رَبُّ

شعلے سے پیدا کیا تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ وہی دونوں

الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝۱۷ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۸

مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝۱۹ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝۲۰

اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۱ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں دریاؤں سے موتی

وَالْمَرْجَانُ ۝۲۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۳ وَلَهُ الْجَوَارِ

اور مونگے نکلتے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اور جہاز بھی اسی کے ہیں

الْمُنْشَئٰتُ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۲۴ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو

تُكَذِّبٰنِ ۝۲۵ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝۲۶ وَّيَبْقٰى وَجْهُ

جھٹلاؤ گے؟ جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات بابرکات

رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝۲۷ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۸

جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾

آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اے دونوں جماعتو! ہم عنقریب

الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ

تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اے گروہ جن

وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ

وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ

وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ

تو نکل جاؤ۔ اور زور کے سوا تم نکل سکنے ہی کے نہیں تو تم اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ

پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا

وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾

تو پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ

پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا (تو) وہ کیسا ہولناک دن ہوگا تو تم

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ

اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اس روز نہ تو کسی انسان سے اس کے گناہوں کے

اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ

بارے میں پرسش کی جائے گی اور نہ کسی جن سے تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ

بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾

جھٹلاتے تھے وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے

جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾

ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾

میں بہت سی شاخیں (یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ

کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان

زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى

میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (اہل جنت)

فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ۚ

ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

میوے قریب (جھک رہے) ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیچی

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

نگاہ والی عورتیں ہیں جن کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے تو تم اپنے

تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَیِّ

پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں تو تم اپنے پروردگار کی

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾

کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اور ان باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں خوب گہرے سبز تو تم اپنے پروردگار کی

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ

کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں دو چشمے ابل رہے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾

کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیک سیرت (اور) خوبصورت عورتیں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾

ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (وہ) حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ

(ہیں) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان

قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾

نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾

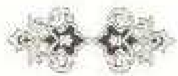
سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (اے محمد ﷺ) تمہارا پروردگار جو صاحب

ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿۷۸﴾

جلال وعظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔





فضائل سورۃ واقعہ

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابن عساکر ابوظبیہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے مرض میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عیادت کے لئے تشریف لے گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا تشتکی (تمہیں کیا تکلیف ہے) تو فرمایا ذنوبی (یعنی اپنے گناہوں کی تکلیف ہے) (اللہ اللہ یہ ہے صحابہ کرام کا خوف خدا) تو پھر پوچھا ما تشتھی (یعنی آپ کیا چاہتے ہیں) تو فرمایا رحمۃ ربی (میں اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں) پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے کسی طبیب کو بلاتا ہوں تو فرمایا الطبیب امرضنی یعنی مجھے طبیب ہی نے بیمار کیا ہے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے بیت المال سے کوئی عطیہ بھیج دوں تو فرمایا لا حاجۃ لی فیھا مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عطیہ لے لیجئے وہ آپ کے بعد آپ کی لڑکیوں کے کام آئے گا تو فرمایا کہ کیا آپ کو میری لڑکیوں کے بارے میں فکر ہے کہ وہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائیں گی مگر مجھے یہ فکر اس لئے نہیں کہ میں نے اپنی لڑکیوں کو تاکید کر رکھی ہے کہ ہر رات سورۃ واقعہ پڑھا کریں کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ





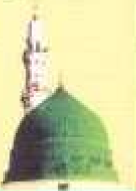
سے سنا ہے "من قراء سورۃ الواقعہ کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابدا" جو شخص ہر رات میں سورۃ واقعہ پڑھا کرے گا وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہیں ہو گا (ابن کثیر)

ایک ارشاد نبوی ﷺ میں سورۃ الواقعہ کو سورۃ الغنی کا نام دیا گیا ہے ایمان و یقین کے ساتھ پڑھنا معمول بنائیں اور برکات خداوندی سے اپنا دامن بھریں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ واقعہ ہر رات میں پڑھ لیا کرے اسے ہرگز ہرگز فاقہ نہ پہنچے گا۔ (ابن کثیر)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ فجر کی نماز میں سورہ واقعہ اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ (مسند احمد)

حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے سورۃ ھود نے اور سورۃ واقعہ نے اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا۔ (ترمذی)





سُورَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ

سورۃ الواقعہ مکہ میں نازل ہوئی اس کی چھیانوے آیات اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٢ خَافِضَةٌ

جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں کسی کو پست

رَّافِعَةٌ ۝٣ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝٤ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ

کرے کسی کو بلند جب زمین بھونچال سے لرزنے لگے اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ

بَسًّا ۝٥ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا ۝٦ وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧

ہو جائیں پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ

فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۵ مَآ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨ وَأَصْحٰبُ

تو داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی چین میں) ہیں اور بائیں ہاتھ

الْمَشْئَمَةِ ۵ مَآ أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝١٠

والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (گرفتار عذاب) ہیں اور جو آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا

أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢ ثُلَّةٌ مِّنَ

کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں وہی (خدا کے) مقرب ہیں نعمت کے بہشتوں میں وہ بہت

الْأَوَّلِيْنَ ۝١٣ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥

سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے (لعل و یاقوت وغیرہ سے)

مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝١٦ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ

جڑے ہوئے تختوں پر آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے نوجوان خدمت گزار جو ہمیشہ (ایک ہی

مُّخَلَّدُوْنَ ۝١٧ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيْقَ ۵ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝١٨

حالت میں) رہیں گے ان کے آس پاس پھریں گے یعنی آبخورے اور آفتابے اور صاف شراب

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝١٩ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝٢٠

کے گلاس لے کر اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی اور میوے جس

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢١ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝٢٢

طرح کے ان کو پسند ہوں اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں

كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝٢٣ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

جیسے (حفاظت سے) تہہ کئے ہوئے (آب دار) موتی یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ

يَعْمَلُوْنَ ۝٢٤ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيْمًا ۝٢٥ إِلَّا

کرتے تھے وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے اور نہ گالی گلوچ ہاں ان کا

قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝٢٦ وَأَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۵ مَآ أَصْحٰبُ

کلام سلام سلام (ہوگا) اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ

الْيَمِيْنِ ۝٢٧ فِىْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝٢٨ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝٢٩

والے کیا (ہی عیش میں) ہیں (یعنی) بے خار کی بیریوں اور تہہ بہ تہہ کیلوں

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝٣٠ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝٣١ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝٣٢

اور لمبے لمبے سایوں اور پانی کے جھرنوں اور میوہ ہائے کثیرہ (کے باغوں)

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾

میں جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ ان سے کوئی روکے — اور اونچے اونچے فرشوں میں

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا

ہم نے ان (حوروں) کو پیدا کیا — تو ان کو کنواریاں بنایا — (اور شوہروں کی)

اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾

پیاریاں — اور ہم عمر یعنی داہنے ہاتھ والوں کے لیے — (یہ) بہت سے اگلے لوگوں میں سے ہیں

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ

اور بہت سے پچھلوں میں سے — اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (ہی

الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾

عذاب میں) ہیں — (یعنی دوزخ کی) لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں — اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾

(جو) نہ ٹھنڈا (ہے) نہ خوشنما — یہ لوگ اس سے پہلے عیش نعیم میں پڑے ہوئے تھے

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا

اور گناہ عظیم پر اڑے ہوئے تھے — اور کہا

يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے — اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں رہ گئے) تو

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ

کیا ہمیں پھر اٹھنا ہوگا؟ — اور کیا ہمارے باپ دادا کو بھی؟ — کہہ دو کہ بیشک پہلے

وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾

اور پچھلے (سب) — ایک روز مقرر کے وقت پر جمع کیے جائیں گے

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ

پھر تم اے جھٹلانے والے گمراہو — تھوہر کے

مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ

درخت کھاؤ گے — اور اسی سے پیٹ بھرو گے — اور اس پر

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾

کھولتا ہوا پانی پیو گے — اور پیو گے بھی تو اس طرح جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا

جزا کے دن یہ ان کی ضیافت ہوگی — ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا ہے تو تم

تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ

(دوبارہ اٹھنے کو) کیوں سچ نہیں سمجھتے؟ دیکھو تو کہ جس (نطفے) کو تم (عورتوں کے رحم میں)

اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ

ڈالتے ہو کیا تم اس (سے انسان) کو بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرا دیا ہے

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ

اور ہم اس (بات) سے عاجز نہیں — کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں

وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ

اور تم کو ایسے جہان میں جس کو تم نہیں جانتے پیدا کر دیں — اور تم نے پہلی پیدائش تو جان ہی

الْاُولٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾

لی ہے۔ پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟ بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم بوتے ہو

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ

تو کیا تم اسے اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے چورا

حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ

چورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ (کہ ہائے) ہم تو مفت تاوان میں پھنس گئے بلکہ ہم ہیں

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ

ہی بے نصیب بھلا دیکھو تو کہ جو پانی تم پیتے ہو کیا تم نے

اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ

اس کو بادل سے نازل کیا ہے یا ہم نازل کرتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں

جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ

تو ہم اسے کھاری کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ بھلا دیکھو تو جو آگ

تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾

تم درخت سے نکالتے ہو کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں؟

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ

ہم نے اسے یاد دلانے اور مسافروں کے برتنے کو بنایا ہے تو تم اپنے

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ

پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرو ہمیں تاروں کی منزلوں کی قسم اور اگر

لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ

تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے کہ یہ بڑے رتبے کا قرآن ہے (جو)

كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ

کتاب محفوظ میں (لکھا ہوا ہے) اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں پروردگار عالم

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ

کی طرف سے اُتارا گیا ہے کیا تم اس کلام سے

مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾

انکار کرتے ہو؟ اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ (اسے) جھٹلاتے ہو

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾

بھلا جب روح گلے میں آ پہنچتی ہے اور تم اس وقت کی (حالت کو) دیکھا کرتے ہو

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ

اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے پس اگر

كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ

تم کسی کے بس میں نہیں ہو تو اگر سچے ہو تو روح کو پھیر

صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ

کیوں نہیں لیتے؟ پھر اگر وہ (خدا کے) مقربوں میں سے ہے تو (اس کے لئے) آرام اور

وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ

خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ ہیں اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں

الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَاَمَّآ

تو (کہا جائے گا کہ) تجھ پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام اور اگر میں سے ہے

اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ

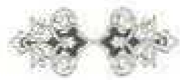
وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے تو (اس کے لئے)

حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾

کھولتے پانی کی ضیافت ہے اور جہنم میں داخل کیا جانا یہ (داخل کیا جانا) صحیح یعنی حق الیقین ہے

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

تو تم اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرتے رہو



فضائل سورۃ ملک

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ هی المانعة المنجية تنجيه من عذاب القبر (یہ سورۃ عذاب کو روکنے والی اور عذاب سے نجات دینے والی ہے یہ اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بچالے گی) (ترمذی شریف)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ میں ایک سورۃ ہے جس کی آیتیں صرف تیس ہیں وہ سورۃ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کی اتنی شفاعت کرتی ہے کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے ہر رات عشاء کی نماز کے بعد اس سورۃ کو پڑھنا مسنون ہے۔ بخاری شریف کی بعض شروح میں یہ پڑھا ہے کہ اگر سورۃ ملک کو کوئی نیا چاند دیکھتے وقت پڑھے تو پورے مہینہ کو تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی ایک سورت تیس آیتوں والی ہے اس نے میری امت کے ایک شخص کی سفارش کی اور اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی یہ سورت تبارک الذی ہے۔ (ابو داؤد، نسائی) حضور اکرم ﷺ رات کو سونے سے پہلے سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک ضرور پڑھا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ سورۃ روکنے والی ہے یہ سورۃ عذاب قبر سے نجات دلوانے والی ہے۔ (ترمذی)

سُوْرَۃُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ

سورۃ الملک مکہ میں نازل ہوئی اس کی تیس آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

وہ (خدا) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر

قَدِيْرُ ۨ ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ

قادر ہے اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون

اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ﴿٢﴾ الَّذِيْ خَلَقَ

اچھے عمل کرتا ہے۔ اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے اس نے

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ

سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) کیا تو (خدا) رحمٰن کی آفرینش

تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ

میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟! پھر

ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا

دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر، تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر

وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا

لوٹ آئے گی اور ہم نے قریب کے آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت دی۔ اور ان

رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾

کو شیطان کے مارنے کا آلہ بنایا اور ان کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ

اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ اور وہ برا

الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ

ٹھکانہ ہے جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا چیخنا چلانا سنیں گے اور وہ

تَفُوْرُ ۙ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ

جوش مار رہی ہوگی گویا مارے جوش کے پھٹ پڑے گی۔ جب اس میں ان کی کوئی جماعت ڈالی

سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا

جائے گی تو دوزخ کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کہ تمہارے پاس کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا تھا؟ وہ

نَذِيْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ

کہیں گے کیوں نہیں ضرور ہدایت کرنے والا آیا تھا لیکن ہم نے اس کو جھٹلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو کوئی

اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا

چیز نازل ہی نہیں کی۔ تم تو بڑی غلطی میں (پڑے ہوئے) ہو اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے

كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا

تو دوزخیوں میں نہ ہوتے۔ پس وہ اپنے گناہ کا اقرار کر لیں گے۔ سو دوزخیوں

لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

کے لئے (رحمت خدا سے) دوری ہے (اور) جو لوگ بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ

ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے اور تم (لوگ) بات پوشیدہ کہو یا ظاہر۔

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ

وہ دل کے بھیدوں تک سے واقف ہے بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں

هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا

کا جاننے والا اور (ہر چیز سے) آگاہ ہے۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کیا تو اس کی

فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝

راہوں میں چلو پھرو اور خدا کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ اور تم کو اسی کے پاس (قبروں سے) نکل کر جانا ہے

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا

کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا دے اور وہ اس وقت حرکت

هِيَ تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ

کرنے لگے کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے نڈر ہو کہ تم پر کنکر بھری ہوا چھوڑ دے۔ سو تم عنقریب

حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

جان لوگے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی جھٹلایا تھا سو (دیکھ لو

مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ

کہ) میرا کیسا عذاب ہوا کیا انہوں نے اپنے سروں پر اڑتے ہوئے جانوروں کو نہیں دیکھا جو پروں کو

وَّيَقْبِضْنَ ؔۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝

پھیلائے رہتے ہیں اور ان کو سکیڑ بھی لیتے ہیں۔ خدا کے سوا انہیں کوئی تھام نہیں سکتا۔ بیشک وہ ہر چیز

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ

دیکھ رہا ہے۔ بھلا ایسا کون ہے جو تمہاری فوج ہو کر خدا کے سوا تمہاری

الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ

مدد کر سکے۔ کافر تو دھوکے میں ہیں بھلا اگر وہ

يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ اَفَمَنْ

اپنا رزق بند کر لے تو کون ہے جو تم کو رزق دے؟ لیکن یہ سرکشی اور نفرت میں پھنسے ہوئے ہیں بھلا

يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى

جو شخص چلتا ہوا منہ کے بل گر پڑتا ہے وہ سیدھے رستے پر ہے یا وہ جو سیدھے رستے پر برابر

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ

چل رہا ہو؟ کہو وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تمہارے

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ

کان اور آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم کم احسان مانتے ہو کہہ دو کہ وہی ہے

الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ

جس نے تم کو زمین میں پھیلایا اور اسی کے روبرو تم جمع کئے جاؤ گے اور کافر کہتے ہیں

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ

کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ کہہ دو اس کا علم خدا ہی کو ہے۔

اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ

اور میں تو کھول کھول کر ڈر سنا دینے والا ہوں سو جب وہ دیکھ لیں گے کہ وہ (وعدہ)

وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

قریب آ گیا تو کافروں کے منہ برے ہو جائیں گے اور (ان سے) کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس

تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ

کے تم خواستگار تھے کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر خدا مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے

اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾

یا ہم پر مہربانی کرے۔ تو کون ہے کہ کافروں کو دکھ دینے والے عذاب سے پناہ دے؟

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ

کہہ دو کہ وہ جو (خدائے) رحمٰن (ہے) ہم اسی پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسا رکھتے ہیں۔ تم کو جلد

مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ

معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون پڑ رہا تھا کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو اور

مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾

برتتے ہو) خشک ہو جائے تو (خدا کے) سوا کون ہے جو تمہارے لئے شیریں پانی کا چشمہ بہا لائے۔

سورۃ القدر اور اس کی فضیلت

حدیث پاک میں سورۃ القدر کو چوتھائی قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے (کنز العمال) اس لحاظ سے اس سورۃ مبارکہ کو چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ

سورۃ القدر مکہ میں نازل ہوئی اس کی پانچ آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر

الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ

کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے اس میں روح (الامین)

الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿٤﴾

اور فرشتے ہر کام کے (انتظام کے) لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

یہ (رات) طلوع صبح تک (امان اور) سلامتی ہے

سورۃ الزلزال اور اس کی فضیلت

حدیث شریف میں سورۃ الزلزال کو آدھے قرآن کریم کے برابر فرمایا ہے (ترمذی) اس طرح دو مرتبہ اس کو پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ

سورۃ الزلزال مدینہ میں نازل ہوئی اس کی آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال

اَثْقَالَهَا ۙ﴿۲﴾ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

ڈالے گی اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ اس روز وہ اپنے حالات بیان

اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ؕ﴿۵﴾ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ

کر دے گی کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہوگا) اس دن

النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۬ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾ فَمَنْ یَّعْمَلْ

لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں تو جس نے ذرہ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ

بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی

ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۠﴿۸﴾

وہ اسے دیکھ لے گا۔

سورۃ العادیات اور اس کی فضیلت

سورۃ العادیات کو حدیث پاک میں آدھے قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے (تفسیر مواہب الرحمٰن ص267 ج7) اس طرح دو مرتبہ اس سورۃ شریفہ کو پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔

سُوْرَةُ الْعٰدِیٰتِ مَكِّیَّةٌ

سورۃ العادیات مکہ میں نازل ہوئی اس کی گیارہ آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾ فَالْمُغِیْرٰتِ

ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں پھر (پتھروں پر نعل) مار کر آگ نکالتے ہیں

صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ

پھر صبح کو چھاپہ مارتے ہیں پھر اس میں گرد اڑاتے ہیں پھر اس وقت دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں

الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۚ﴿۷﴾

کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشناس (اور ناشکرا) ہے اور وہ اس سے آگاہ بھی ہے

وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی

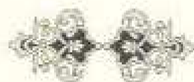
وہ تو مال سے سخت محبت کرنے والا ہے کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا کہ جو (مردے) قبروں میں

الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ

ہیں وہ باہر نکال لیے جائیں گے اور جو (بھید) دلوں میں ہیں وہ ظاہر کر دیئے جائیں گے بیشک ان

یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۠﴿۱۱﴾

کا پروردگار اس روز ان سے خوب واقف ہوگا۔



سورۃ التکاثر اور اس کی فضیلت

سورۃ التکاثر ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب از روئے حدیث ایک ہزار آیت پڑھنے کے برابر ہے۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ ١٠٢

سورۃ التکاثر مکہ میں نازل ہوئی اس کی آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ

(لوگو) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں دیکھو

تَعْلَمُوْنَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ

تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا دیکھو اگر تم جانتے (یعنی)

عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا

علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے) تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے

عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

(کہ) عین الیقین (آ جائے گا) پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی

فضائل سورۃ کافرون

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی سنتوں میں پڑھنے کیلئے دو سورتیں بہترین ہیں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص (مظہری)

ایک روایت میں آیا ہے کہ بعض صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی دعا بتلا دیجئے جو ہم سونے سے پہلے پڑھا کریں آپ ﷺ نے سورۃ الکافرون پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ سورۃ شرک سے براءت ہے (ترمذی)

حدیث شریف میں سورۃ الکافرون کو چوتھائی قرآن کریم کے برابر قرار دیا گیا ہے (ترمذی) اس طرح چار مرتبہ اس کے پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ١٠٩

سورۃ الکافرون مکہ میں نازل ہوئی اس میں چھ آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَاۤ اَنْتُمْ

(اے پیغمبر) کہہ دو کہ اے کافرو! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو ان کو میں نہیں پوجتا اور جس (خدا)

عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝٣ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَاۤ

کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش

اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٦

کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر۔

سورۃ النصر اور اس کی فضیلت

حدیث شریف میں اس سورۃ مبارکہ کو چوتھائی قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے (ترمذی) اس طرح چار مرتبہ سورۃ النصر کو پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔

١١٠ سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ ١١٤

سورۃ النصر مدینہ میں نازل ہوئی اس میں تین آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ

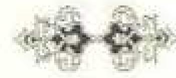
جب خدا کی مدد آ پہنچی اور فتح (حاصل ہو گئی) اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول خدا کے دین

فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ

میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت

إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾

مانگو، بے شک وہ معاف کرنے والا ہے۔



ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب

فضائل سورۃ اخلاص

احادیث مبارکہ میں سورۃ اخلاص کے بڑے فضائل آئے ہیں جن میں سے چند ایک یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص دس (١٠) مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنا دیتے ہیں۔ (کنز ص ٥٨٥ ج ١)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد بارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھا (تو یہ ثواب میں ایسا ہے) جیسے اس نے چار مرتبہ قرآن کریم پڑھا اور اس دن روئے زمین پر رہنے والوں میں وہ سب سے افضل شخص ہوگا، بشرطیکہ گناہوں سے بچے۔“ (کنز ج ١ ص ٥٥٩)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پچاس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ (صغیرہ) معاف فرما دیں گے۔“

(کنز العمال ص ٥٨٥۔ ج ١)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز میں یا نماز کے علاوہ سو (١٠٠) مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے دوزخ سے ایک براءت تحریر کر دیں گے۔ (کنز العمال حوالہ مذکورہ)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص دو سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دو سو سال کے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیں گے۔

(کنز العمال ص ٥٨٦۔ ج ١)

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور معاویہ بن معاویہ المزنی کا انتقال ہوگیا۔ کیا آپ اس کا نماز جنازہ پڑھنا پسند کریں گے؟ (آپ ﷺ نے آمادگی ظاہر فرمائی) چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا پر مارا جس سے (درمیان میں) نہ کوئی درخت باقی رہا اور نہ کوئی پردہ حائل رہا (درمیان کی ہر چیز پامال ہوکر رہ گئی اور ان کا جنازہ آپ ﷺ کے سامنے کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس کو دیکھا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور فرشتوں کی دو صفوں نے بھی ان پر نماز جنازہ ادا کہ ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے میں نے کہا اے جبرئیل! کس عمل کی بدولت منجانب اللہ ان کو یہ مرتبہ ملا؟ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سے محبت رکھنے اور اس سورۃ کو آتے جاتے، کھڑے، بیٹھے ہر حال میں پڑھنے کی وجہ سے (ان کو یہ مرتبہ ملا ہے)

(کنز العمال ص ۷۰۱ ـ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب جمع ہو جائیں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا جب صحابہ جمع ہوگئے تو آپ ﷺ تشریف لائے اور سورۃ اخلاص پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورۃ ایک تہائی (یعنی تیسرا حصہ قرآن کے برابر ہے) (مسلم شریف)

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے اس سورۃ سے بڑی محبت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی محبت نے

تمہیں جنت میں داخل کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو (۱۰۰) مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگار عالم فرمائے گا اے میرے بندے تو اپنی دائیں جانب کی جنت میں چلا جا (تفسیر ابن کثیر)

سورۃ اخلاص کو احادیث مبارکہ میں تہائی قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے اور بعض احادیث میں تین بار پڑھنے کو پورے ایک قرآن کریم کے برابر قرار دیا ہے (بخاری و کنز العمال ص ۵۸۵ ج ۱) اس طرح چھ مرتبہ اس کو پڑھنے سے دو قرآن کریم کا ثواب ملے گا۔

۱۱۲ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ ۲۲

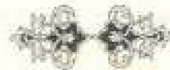
سورۃ الاخلاص مکہ میں نازل ہوئی اس میں چار آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے معبود برحق جو بے نیاز ہے نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔



فضائل سورۃ فلق وسورۃ ناس

سورۃ فلق اور سورۃ ناس دونوں سورتیں ایک ساتھ ایک ہی واقعہ میں نازل ہوئیں۔ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں سورتوں کی تفسیر یکجا لکھی ہے اس میں فرمایا ہے کہ ان دونوں سورتوں کے منافع وبرکات اور سب لوگوں کو ان کی حاجت وضرورت ایسی ہے کہ کوئی انسان ان سے مستغنی نہیں ہو سکتا ان دونوں سورتوں کو سحر، نظر بد اور تمام آفات جسمانی و روحانی کے دور کرنے میں تاثیر عظیم ہے اور حقیقت کو سمجھا جائے تو انسان کو ان کی ضرورت اپنے سانس، کھانے، پینے اور لباس سب چیزوں سے زیادہ ہے۔

اس واقعہ کا مسند احمد میں اس طرح ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا جس کے اثر سے آپ ﷺ بیمار ہو گئے جبرائیل امین نے آپ ﷺ کو آکر اطلاع دی کہ آپ ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کیا ہے اور جادو کا عمل جس چیز میں کیا گیا ہے وہ فلاں کنویں کے اندر ہے آنحضرت ﷺ نے وہاں دو آدمی بھیجے اور وہ جادو کی چیز کنویں سے نکال لائے اس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں آپ ہر گرہ پر ایک ایک آیت پڑھ کر کھولتے رہے یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور آپ ﷺ سے اچانک ایک بوجھ سا اتر گیا (تفسیر ابن کثیر)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی بیماری پیش آتی تو یہ دونوں سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے سارے بدن پر پھیر لیتے (تفسیر ابن کثیر)

ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب

حضرت عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات بارش اور سخت اندھیری تھی ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے نکلے جب آپ ﷺ کو پا لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہو! میں نے عرض کیا کیا کہوں! آپ ﷺ نے فرمایا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور معوذتین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو جب صبح ہو اور جب شام ہو تین مرتبہ یہ پڑھنا تمہارے لئے ہر تکلیف سے امان ہوگا۔ (ترمذی شریف)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو وہاں تم اپنے سب رفقاء سے زیادہ خوش حال بامراد ہو اور تمہارا سامان زیادہ ہو جائے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بے شک میں ایسا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ آخر قرآن کہ پانچ سورتیں سورۃ کافرون، سورۃ نصر، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھا کرو اور ہر سورۃ کو بسم اللہ سے شروع اور بسم اللہ پر ہی ختم کرو۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرا حال یہ تھا کہ سفر میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے مقابلے میں انتہائی تنگ دست ہوتا تھا جب سے رسول اللہ ﷺ کی اس تعلیم پر عمل کیا میں سب سے بہتر حال رہنے لگا (مظہری)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو بچھو نے کاٹ لیا تو آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور یہ پانی کاٹنے کی جگہ پر لگاتے جاتے تھے اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے جاتے تھے۔ (مظہری)

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ

سورۃ الفلق مکہ میں نازل ہوئی اس کی پانچ آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

کہو کہ میں صبح کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کی بدی سے جو اس نے پیدا کی

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اور شب تاریکی کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے

فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرنے لگے۔

سُوْرَةُ النَّاسِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ

کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں (یعنی) لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی لوگوں

النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ

کے معبود برحق کی (شیطان) وسوسہ انداز کی برائی سے جو (خدا کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے

یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے وہ جنات میں سے (ہو) یا انسانوں میں سے۔

سرٹیفکیٹ تصحیح

میں نے اس کتاب "ہمارے پیارے مرحومین اور ایصال ثواب" کو اور اس میں شامل "پنج سُوْرَةٌ شریف مترجم" کے متن و ترجمہ کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نسخہ اغلاط سے مبراء اور صحت متن کے لحاظ سے مکمل ہے۔

قاری محمد اشرف خوشابی

رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف حکومت پنجاب

0301-4984297

عرض ناشر

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اس کتاب اور پنج سورۃ شریف مترجم کی طباعت و جلد بندی کے تمام مراحل کو نہایت باریک بینی سے مکمل کیا گیا ہے پھر بھی آپ کی نظر سے کوئی ایسا نسخہ گزرے جس میں کوئی کمی بیشی ہو تو ادارۃ کو بھجوا کر نیا نسخہ منگوا لیا جائے۔

محتاج دعا

حافظ محمد قاسم ضیاء | سمیع عبداللہ
0300-4420434 | 0333-4125300

اقرا اشرف کمپنی

آفس نمبر 7 فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

فون: +92-42-37313392